بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ|22

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

18 صفر 1420 ہجری 3 احسان 1378 ہش 3 جون 1999ء

لندن ۲۹ر مئی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور میدان تبلیغ میں وفات پانے والے شہداء کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی بے لوث قربانیوں اور مساعی جمیلہ کا تذکرہ و کوائف بیان فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

جھوٹ سے انسان کے اندر ہی اندر ایک دیمک لگ جاتی ہے اور اس کے اخلاقی اور روحانی قوی زائل ہو جاتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (سورہ الحج آیت ۳۱) **ترجمہ:** پس چاہئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور اسی طرح جھوٹ بولنے سے بچو۔

وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ (سورہ الفرقان آیت ۷۳) **ترجمہ:** اور وہ لوگ بھی (اللہ کے بندے ہیں) جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو باتوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (بغیر ان میں شامل ہونے کے) گذر جاتے ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ و ان البِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور آگ کی طرف لے جاتے ہیں اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَكَانَ مُتَّكِأً فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ! فَمَازَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ، (بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی۔ اس وقت آپ تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ خبردار جھوٹی بات سے بچنا۔ آپ اس جملہ کو اتنا دہراتے رہے کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جھوٹ ترک کئے بغیر انسان مُطہّر نہیں ہو سکتا

حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مُطہّر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دُنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر جھوٹ سے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کُشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بُتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں کیا کیا قویٰ ہیں۔ لیکن ہم اپنی طاقت سے اُن سے کام لے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

کذِب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے

آنی اور عارضی طور پر ممکن ہے اس سے کسی انسان کو کچھ فائدہ حاصل ہو جائے۔ لیکن فی الحقیقت کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اُسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا اور خدا تعالیٰ کے مُرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اظلم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ۔ یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اُس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بُری بَلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اَور کیا ہو گا۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صِدق اختیار کرو۔ (ملفوظات جلد اوّل)

قادیان دار الامان کی مقدس سرزمین پر ۱۰۸واں

جلسہ سالانہ قادیان

۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر نومبر ۱۹۹۹ء کو ہوگا

احباب جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 13-14-15 نبوت 1378 ہش (13-14-15 نومبر 1999) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

گیارہویں مجلس مشاورت بھارت

۱۶ر نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۹۹ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی گیارہویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

۱- جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ۱۵ر اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب نمائندگان کی فہرست سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔

۲- شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز جماعتوں سے مشورہ کے بعد ۱۵ر ستمبر تک بھجوا دی جائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله
ہفت روزہ بدر قادیان **اداریہ** 3 جون 1999ء

تبدیلی مذہب پر بحث

(۵)

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ قرآن مجید جبر سے تبدیلیٔ مذہب کے خلاف ہے اس ضمن میں ہم نے عرض کیا تھا کہ بعض مسلم علماء جو اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والوں کیلئے قتل کے فتوے دیتے ہیں ان کے فتوے تعلیم قرآن کے سراسر خلاف ہیں ہم نے اس تعلق میں قرآن مجید کی چند ایسی آیات بھی پیش کی تھیں جو قتل مرتد کے خلاف تعلیم دیتی ہیں۔

اس موقع پر یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر قرآن مجید قتل مرتد کے خلاف ہے تو پھر بعض احادیث اور بعض مسلم فقہاء و مفتیان کے اقوال قتل مرتد کے متعلق کیوں موجود ہیں اس تعلق میں ہم نہایت ادب سے عرض کرنا چاہیں گے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات وہ تھی جن پر قرآن مجید نازل ہوا اور آپ کی سیرت طیبہ کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے اپنی پاک گواہی دی ہے کہ کان خلقہ القرآن کہ آپ کی سیرت اور آپ کے اخلاق کریمانہ قرآن مجید کے عین مطابق تھے اس اعتبار سے یہ ہو نہیں سکتا کہ آنحضرت ﷺ منشاء قرآنی کے خلاف تعلیم دیں پس ایسی احادیث جن میں قتل مرتد کا ذکر ہے یا تو وہ سب فرضی اور بعد کی بنائی ہوئی ہیں اور یا پھر ان کا ایسا مطلب ہوگا جو قرآنی منشاء کے خلاف نہ ہو۔ پھر جب ہم گہری نظر سے احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں واضح طور پر ایسی حدیثیں بھی ملتی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کے مبارک اقوال اور سنت قتل مرتد کے خلاف ہیں۔ مثال کے طور پر ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں اور کفار مکہ میں جو معاہدہ ہوا اس میں ایک شق یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ آجائے تو مسلمانوں کو اُسے واپس کرنا ہوگا اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ واپس جانا چاہے تو مسلمان اُسے ہرگز روک نہیں سکیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ناراضگی کے باوجود اس شق کو تسلیم فرمایا اگر قرآنی تعلیم مرتد کو قتل کردینے کے متعلق ہوتی تو آنحضرت ﷺ کبھی بھی قرآنی تعلیم کے خلاف ایسی شرط کو قبول نہ فرماتے بلکہ فوراً مرتد کو قتل کرنے کا حکم دیتے۔

پس قتل مرتد کے خلاف قرآن مجید کی روشن آیات اور آنحضرت ﷺ کے واضح عمل کی موجودگی میں ایسی حدیثوں کا کیا وزن رہ جاتا ہے۔ جو قتل مرتد کے حق میں ہیں۔

ان تمام تر حقائق کے بعد جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں بعض مرتدین کو قتل کیا گیا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ صرف مرتدین کے قتل کا کبھی حکم نہیں دیا گیا بلکہ ان لوگوں کے قتل کا حکم دیا گیا تھا جنہوں نے اسلام کو چھوڑنے کے بعد ملک میں قتل و غارت اور فساد کو اپنا شیوہ بنالیا تھا اور جو معصوم انسانوں کا خون بلاوجہ بہارہے تھے۔ اور کون سا دنیا کا قانون ہے جو ایسے مفسدوں اور قاتلوں کے قتل کے قانون سے انکاری ہے۔ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں کوئی ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ کسی شخص نے صرف ارتداد اختیار کیا ہو اور ارتداد اختیار کرنے کے بعد وہ امن پسند شہری بن کر زندگی گزار رہا ہو اور ایسے انسان کو قتل کردیا گیا ہو۔

ہاں خلفائے راشدین کے مبارک دور کے بعد مسلم بادشاہوں کے دور میں بعض علماء نے اپنے مفاد کی خاطر قرآن و حدیث کا غلط مطلب نکال کر قتل مرتد کے فتاوے دئے اور اسلام کو بدنام کیا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ان مفتیان کے فتووں کا اثر ان لوگوں پر تو نہیں ہوا ہے جنہوں نے اسلام سے ارتداد اختیار کرکے کوئی دوسرا مذہب قبول کیا تھا بلکہ ان فتووں کی چھریاں زیادہ تر انہی مسلمانوں پر چلی ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان تو کہتے تھے لیکن بادشاہ کے زیر اثر ملاں کے مسلک سے اختلاف رکھتے تھے۔ چنانچہ دور بنو اُمیہ اور بنو عباسیہ میں کئی مسلمان علماء محض اس لئے قتل کردئے گئے کیونکہ وہ بادشاہ کے زیر اثر ملاں کے مسلک کے خلاف تھے۔ اور ان لوگوں میں ایسے لوگ بھی شامل تھے جنہیں آج اہلِ اسلام نہ صرف فقیہی اور محدث کہتے ہیں بلکہ انہیں خدا رسیدہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ ذاتی انتقام لینے کیلئے ہی ملاؤں نے ہر دور میں اپنے فتووں کا استعمال کیا ہے۔ اور اس بات کی قطعاً پروا نہیں کی اُن کے ایسے فتووں سے قرآن مجید کی واضح تعلیمات مسخ ہو رہی ہیں۔

ایسے خوفناک ملاؤں کا دور جاری رہا یہاں تک کہ آپ آج کے اس دور میں بھی ایسے ملاؤں اور ان کے گمراہ کن فتووں کو دیکھ سکتے ہیں۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ قتل مرتد کے نام پر آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور کے بعد زیادہ تر مسلمانوں کا ہی قتل ہوا چنانچہ آج بھی آپ دیکھ لیں ان علماء نے اسلام کو خیرباد کہنے والے کتنے غیر مسلموں کا خون کیا ہے اور اس کے بالمقابل کتنے معصوم مسلمان باوجود کلمہ پڑھنے کے قتل مرتد کے فتووں کی آڑ میں قتل ہوئے ہیں۔ ان میں وہ سنی معصوم علماء بھی شامل ہیں جنہیں مرتد قرار دے کر شیعہ علما نے قتل کرایا ہے اور ان میں وہ شیعہ معصوم مسلمان بھی ہیں جنہیں مرتد قرار دے کر سنی علماء نے قتل کرایا ہے۔ ان میں وہ دیوبندی معصوم مسلمان بھی ہیں جنہیں مرتد کا فتویٰ دیکر بریلوی علماء نے قتل کرایا ہے اور ان میں وہ بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے معصوم مسلمان بھی ہیں جنہیں دیوبندی علماء کے فتووں کے نتیجہ میں قتل کیا گیا ہے۔

ہندوستان جیسے ملک میں تو یہ فتوے قابل عمل نہیں ہو سکتے۔ لیکن پاکستان میں یہ فتوے اب اپنی بہاریں دکھا رہے ہیں۔ حالانکہ حکومت پاکستان پر فائز عہدیداران بھی ان فتووں کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں لیکن ان فتووں پر جب سنی شیعہ دیوبندی۔ بریلوی مجاہدین نے عمل شروع کرایا ہے اور اپنوں کی تلواریں اپنوں پر چلنے لگیں تو اسے بجائے جہاد عظیم قرار دینے کے اینٹی دہشت گردی قوانین بنانے کی بات کی جانے لگی۔ اب کہاں گئیں وہ حدیثیں اور مفتیان کے وہ مبارک فتوے ؟!

پس حقیقت یہ ہے کہ قتل مرتد ایک غیر فطری مسئلہ ہے اور اسلام چونکہ دین فطرت ہے اسلام میں ہمیں اس غیر فطری مسئلہ کا دور دور تک کہیں نشان نہیں ملتا۔ اور تاریخ انبیاء کی بھی یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت ﷺ تک کسی نبی نے یہ غیر فطری تعلیم نہیں دی بلکہ تمام زندگی انبیاء علیھم السلام اپنے منکرین و مخالفین کے اس غیر فطری عمل کے خلاف جہاد کرتے آئے ہیں

پس خواہ ہندوستان کے مذہبی علماء ہوں خواہ پنڈت ہوں یا پادری یا پاکستان کے انتہا پسند ملا ہوں ان سب سے ہماری مؤدبانہ درخواست ہے کہ مذہب کا تعلق دنیوی مفادات یا انتقامات سے ہرگز نہیں بلکہ مذہب کا تعلق خالص روحانیت سے ہے اس مقدس چیز کو روحانی ہی رہنے دیں خدا کیلئے اس کو اپنے دنیوی مفادات کی دھول سے میلا نہ کریں۔ ہر انسان بنیادی طور پر آزاد ہے اُسے اپنے حال پر چھوڑ دیں چاہے وہ کوئی بھی مذہب قبول کرے چاہے کسی مذہب کو چھوڑ دے اور چاہے وہ کسی بھی مذہب کو نہ اپنائے۔ ہاں ہمارا صرف اور صرف اتنا حق ہے کہ ہم محبت و پیار کے زریں اُصولوں سے اپنے پسندیدہ مذہب کا پرچار کریں کسی کو یہ ہرگز حق نہیں ہے کہ وہ اکثریت کے بل بوتے پر کسی اقلیت کو ڈرا دھمکا کر تبلیغ کرنے سے روکے یا تبلیغ اور تبدیلیٔ مذہب کے خلاف کسی قسم کا احمقانہ قانون بنانے پر زور دے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفة المسیح
الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب

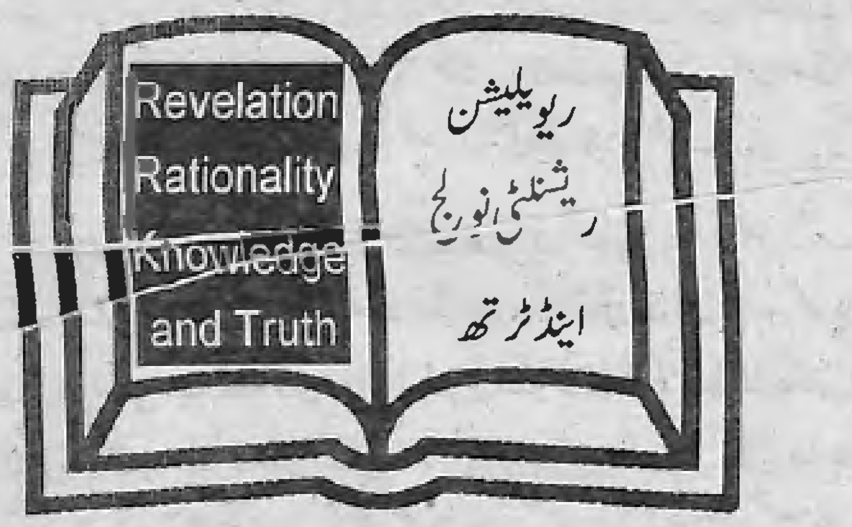

بہترین ٹائیٹل اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ (صفحات 756)

ملنے کا پتہ

نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153.

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
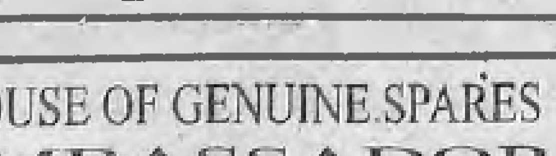
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

خطبہ جمعہ

پاک اور صاف ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بہت ضروری ہے

اپنے مظلوم بھائیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو اس وقت طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں اور اس بات سے خدا کا شکر کریں کہ آپ کی مماثلت ظلم کرنے والوں سے نہیں بلکہ مظلوموں سے ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲/اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۲/شہادت ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾۔

(سورة المدثر آيات ۱ تا ۵)

ابھی جو قربانیوں کی عید گزری ہے اس کا تعلق خانۂ کعبہ سے ہے۔ اُس خانہ کعبہ میں جس کے گرد یہ عید گھومتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت صحن کعبہ کو پاک اور صاف کیا اور آپ کو یہی حکم تھا کہ ہر آنے جانے والے کے لئے اس جگہ کو پاک اور صاف رکھو۔ اس سے دل کی پاکیزگی بھی مراد تھی اور روح کی پاکیزگی اور جسم کی پاکیزگی بھی مراد تھی۔ پس اسی تعلق میں میں نے آج ان آیات کی تلاوت کی ہے کیونکہ خانہ کعبہ کا معراج یعنی جن مقاصد کے لئے بنایا گیا ان کا معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں ظاہر ہوا اور یہ تعلیم جو ان آیات میں مذکور ہے آج بھی اسی تعلیم سے تعلق رکھنے والی ہے۔

پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر اور اپنے رب پر ہی توجہ مرکوز کر۔ وَرَبَّكَ۔ رَبَّكَ چونکہ منصوب ہے اس لئے اس میں رَبّ کے لفظ کو اہمیت دینے کے لئے اسے منصوب رکھا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے رب کی طرف ہی توجہ مرکوز کر اور بڑائی بیان کر، اس کی یعنی اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ اور اپنے کپڑوں یعنی قریبی ساتھیوں کیونکہ لباس سے مراد قریبی ساتھی بھی ہوا کرتے ہیں اسی لئے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس فرمایا گیا ہے۔ تو فرمایا اپنے کپڑوں یعنی قریبی ساتھیوں پر نگاہ رکھ۔ یہ جو ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور انہیں پاک کر۔ یہاں نگاہ رکھ کا مضمون اسی طرح ثِيَابَكَ کے منصوب ہونے سے تعلق رکھتا ہے گویا کہا جا رہا ہے ثِيَابَكَ خیال کر اپنے ساتھیوں کا، اپنے کپڑوں کا جو تیرے ساتھ لگے رہتے ہیں وہ سب ثیاب ہیں تیرے۔ پس ان پر بھی نظر رکھ، ان پر نظر تلطف بھی رکھ اور ان کی تربیت کی خاطر بھی ان پر نظر رکھ۔ یہ دونوں مضامین اس لفظ ثِيَابَكَ میں داخل ہو جاتے ہیں اور ان کو بہت پاک کر، اپنی صحبت سے، اپنے قرب کے نتیجے میں، اپنی نصیحتوں سے بار بار ان کی پاکیزگی کے ذرائع اختیار کر۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے اس سے کلیۃً الگ ہو جا۔ فَاهْجُرْ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پہلے نعوذ باللہ مِن ذٰلك ناپاکی تھی اس کو چھوڑ دے۔ فَاهْجُرْ کا مطلب ہے جیسے ہجرت کر جاتا ہے انسان، کلیۃً الگ ہو جا۔ اس کا مطلب ہے کہ صحابہ میں رُجز نہیں تھا۔ یہ کیسا اعلیٰ مضمون ہے جو اس کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے کہ صحابہ میں اگر رجز ہوتا تو ان سے کلیۃً علیحدگی کا حکم اور انہیں ساتھ رکھ اور پاک رکھ کا حکم اکٹھے چل ہی نہیں سکتے تھے۔ بہت ہی گہرا اور پیارا کلام ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کی بھی مدح کر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدح کے ساتھ۔ کہ تیرے قریب رہنے والے پاک ہی ہیں مگر اور بھی خیال کر، اور بھی پاک و صاف کر، تلطف کی نگاہیں ان پر ڈال، وہ تیرے قریب تر چلے جائیں اور جتنا قریب ہونگے اتنا پاک سے پاک تر ہوتے چلے جائیں گے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کے تعلق میں میں نے آج کا خطبہ دینا ہے اور اس سلسلے میں کچھ احادیث ہیں جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ضمناً ایک بات میں یہ بھی بتا رہا ہوں کہ **مُحَرَّم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے دُرود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر مُحَرَّم کے دردناک ایام کے تصور سے دُرود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں، سفر میں حضر میں جب توفیق ملے، جب ذہن اُس طرف فارغ ہو جائے یعنی دُرود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور مُحَرَّم کے تصوّر سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں۔**

اب میں حدیثوں میں سے پہلی حدیث بیان کرتا ہوں جو مسلم کتاب الطہارۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا حصہ ہے۔ (مسلم كتاب الطهارة باب فضل الوضوء)۔

اگر مومن ہو تو ظاہری بدن کی بھی پاکیزگی رکھو اور دل کی بھی پاکیزگی اختیار کرو۔ بدن کی پاکیزگی کے بغیر دل کی سچی پاکیزگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ **جتنے بھی خدا کے پیارے ہیں جو اعلیٰ مقامات تک بلند کئے گئے وہ سارے کے سارے اپنے بدن کو ضرور پاک رکھتے تھے اور بدن کی پاکیزگی کے ساتھ دل کی پاکیزگی کی طرف توجہ رہتی تھی۔** در حقیقت دل پاک ہوتا تھا تو بدن پاک کیا جاتا تھا، دل پاک ہوتا تھا تو اللہ کی آماجگاہ بنتا تھا اور جس بدن نے وہ دل سمیٹا ہوا تھا اس بدن کو پاک صاف کرنے کا خیال از خود اس کے نتیجے میں پیدا ہوتا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان تین جملوں میں ایمان کا مضمون بیان فرما دیا۔ طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا حصہ ہے۔

ایک حدیث ترمذی کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ صالح ابن ابی حسان کہتے ہیں کہ میں نے سعید ابن المسیب سے سنا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاک کو پسند کرتا ہے۔ صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے۔ یعنی بہت معزز ہے اور کریم لفظ میں سخاوت بھی ہے اور عزت بھی دونوں اکٹھے پائے جاتے ہیں اس لئے کرم کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ غالباً آپ نے کہا تھا یعنی اسکے علاوہ مجھے یہ بھی یاد پڑتا ہے اپنے صحنوں کو صاف رکھو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ (ترمذی كتاب الادب باب ما جاء فی النظافة)

اب اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکی کو پسند کرتا ہے یہ تو بالکل واضح اور کھلی بات ہے لیکن صاف ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ صاف کا کیا مفہوم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو گندگی لگ ہی نہیں سکتی۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ چونکہ موجود ہے جہاں بظاہر ناپاک چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن اللہ کو نہیں چھو سکتیں اس کی ناپاکی کو ذرہ بھی میلا نہیں کر سکتیں۔ پس تم بھی ایسی دنیا میں سفر کرو گے ایسی دنیا میں زندگی گزارو گے کہ ارد گرد ناپاکی رہے گی تم بھی خدا کی طرح اس پاکی کو، اپنے آپ کو میلا نہ کرنا۔ اور اگر یہ خیال کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ کی صفات کی نقل اتار رہے ہو گے اس کی متابعت کر رہے ہو گے۔

اللہ تعالیٰ صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے۔ دوسروں پر احسان کرو لیکن کرم کا لفظ ایسے احسان کے لئے بولا جا سکتا ہے جس میں احسان کے ساتھ اس کی عزت نفس کی حفاظت بھی پائی جائے کہ کریم وہ ہے جس کے اندر صفات حسنہ پائی جاتی ہیں اور وہ احسان ایسا نہیں کرتا کہ کسی کے اوپر اس احسان کو رگڑے اور گویا کہ ظاہر کرے کہ میں تیرا محسن ہوں۔ اللہ نے دیکھو کتنے احسان کئے ہیں بنی نوع انسان پر لیکن ان سے بے نیاز ہے کہ وہ اس کے مقابل پر کیا سلوک کرتے ہیں۔ تو کریم وہ ہے جو مستغنی بھی

ہے۔ احسان کرتا ہے مگر احسان کا پیچھا نہیں کرتا تاکہ جس پر احسان کیا جارہا ہے اس کو محسوس نہ ہو اور ایسا احسان کرتا ہے کہ جس پر احسان کرے حقیقت میں وہ معزز بھی ہوتا چلا جاتا ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے تو یہ بھی کھلی کھلی واضح بات ہے۔

اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ غالباً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف رکھو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ میرے نزدیک یہ دو جملے الگ الگ ہیں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ یہودی صحنوں کو ناپاک رکھتے تھے۔ کہیں کوئی ایسی روایت نہیں ملتی، تاریخ سے ثابت نہیں کہ یہود اپنے صحنوں کو گندہ رکھتے ہوں۔ مراد یہ ہے کہ تم اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ ہر جگہ کو مسجد بنادیا گیا ہے اور مومن کے گھر کے صحن بھی صاف ستھرے اور پاک رہنے چاہئیں اگر وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے تو کسی گند کا کوئی وہم بھی نہ پیدا ہو۔ صاف ستھرا پاکیزہ ماحول ہو اور صحن ہمیشہ صاف رہا کریں۔

علاوہ ازیں یہ فرمایا ہے اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہود کی مشابہت اختیار نہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ یہود نے جو جو خصلتیں اختیار کرلی تھیں جن کے نتیجے میں مغضوب بنائے گئے۔ مراد یہ ہے کہ ان سب خصلتوں سے دور بھاگو۔ کوئی بھی ایسی بات نہ کرو جس سے یہود کی عادتوں کا ایسا تعلق ہو کہ گویا اگر تم ان کی متابعت کروگے تو یہود کی طرح تم بھی مغضوب بنادیئے جاؤ گے۔ کہ خدا کے غضب سے دور بھاگو یا یہود کی مشابہت نہ کرو در اصل یہ ایک ہی چیز کے دو اظہار ہیں۔

ایک اور حدیث حضرت ابوامامہ کی روایت ہے اور سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے۔ جس صفائی کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے یہ اس کی مزید تشریح ہے کہ کہاں تک صفائی پسند کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کہاں تک صاف رہتے تھے اور کہاں تک صفائی پسند فرماتے تھے اور کہاں تک امت کو صاف اور پاک رکھنا چاہتے تھے۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اپنے اردگرد جو اپنے قریبی ہیں ان کو بھی پاک کرو اور یہ پاکی جو ہے اس کا بہترین نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی ذات میں دکھادیا۔ پس جو بھی آپ کے قریب ہوا کرتے تھے وہ یہی نمونہ سیکھا کرتے تھے۔

فرمایا **مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے ،رب کی رضا کا موجب ہے** کہ اللہ تعالیٰ کو ظاہری و باطنی دونوں صفائیاں پسند ہیں۔ جس دل میں خدا بیٹھے اس کا ماحول بھی تو صاف ہونا چاہئے اس لئے فرمایا رب کی رضا کا موجب ہے۔ جبرائیل جب بھی میرے پاس آئے انہوں نے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس سے منہ کی صفائی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ہمیشہ جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مسواک کرنے کی یاد دلایا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مجھ پر اور میری امت پر فرض قرار دے دی جائے گی، خطرہ ہوا کہ فرض قرار دے دی جائے گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود بھی اگر امت کو کوئی حکم دیتے اور اس کا پابند کرتے تو اس میں مسواک کی پابندی بھی شامل ہوتی مگر ایسا فرض نہیں بنانا چاہتے تھے کہ کمزوروں کے اوپر وہ گناہ ڈال دے یعنی اس فرض سے جب وہ غافل ہوں تو وہ گنہگار بن جائیں۔

پس یہ حکمت تھی آپ کے رحم کی جس کی وجہ سے مسواک کو خود باقاعدگی سے کرنے کے باوجود اسے فرض نہیں کیا حالانکہ دل چاہتا تھا کہ فرض کردیں۔ تو دل کا چاہنا اور بات ہے اور بعض حکمتوں کے پیش نظر چاہنے کے باوجود فرض نہ کرنا ایک اور بات ہے۔ پس اس حدیث میں یہی بیان ہے جب بھی جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مجھ پر اور میری امت پر فرض قرار دے دی جائے گی۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں اسے ان پر فرض قرار دے دیتا۔ اب فرض تو اللہ قرار دیا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نہیں قرار دیا کرتے تھے مگر مراد یہ ہے کہ اللہ پر نظر رکھتے ہوئے جبرائیل کی بار بار تاکید کے نتیجے میں بھی یہی کام کرتا مگر وہی مشقت کا ڈر ہے کہ کہیں میری امت پر بہت زیادہ مشقت نہ پڑ جائے اس لئے میں نے اس کو فرض قرار نہ دیا۔

مگر فرماتے ہیں میرا تو یہ حال ہے کہ میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مسوڑھوں کے رگڑے جانے کا ڈر ہو جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجه كتاب الطهارة و سننها . باب السواك) اور واقعۃً مسواک سے مسوڑھے وغیرہ کافی ضرب کھاتے رہتے ہیں اور رگڑے بھی جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ خاص سمت میں مسواک کی جائے اور آنحضرت ﷺ اسی خوف کے پیش نظر کہ غلط سمت میں مسوڑھے نہ رگڑے جائیں ہمیشہ نیچے سے اوپر کی طرف اور اوپر سے نیچے کی طرف مسواک کرتے تھے۔ اس کے نتیجے میں دانت بھی مضبوط ہوتے تھے اور دانتوں کے گرد جو گوشت ہے وہ رفتہ رفتہ اوپر چڑھتا تھا اور وہاں سے دانت کھائے نہیں جاتے تھے تو دانتوں کو مضبوط کرنے کے لئے یہ بہت ہی عمدہ نسخہ ہے۔

ایک حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے صحيح بخاری كتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة سے لی گئی ہے۔ یعنی مسواک کا تو ہر وضو کے ساتھ تعلق ہے اگر ہو سکتا ہو، آج کل وہ مسواک تو ملنی مشکل ہے لیکن ایسے دانتوں کے برش لینے چاہئیں جو نرم ہوں۔ مسواک بھی نرم ہوتی ہے اور نرم ہونے کی وجہ سے وہ نقصان نہیں پہنچاتی۔ تو ہمیشہ نرم برش لینے چاہئیں اور ماہر ڈاکٹروں کے تیار کردہ برش لینے چاہئیں اور ان کو اس طرح حرکت دینی چاہئے کہ نیچے سے اوپر کی طرف اور اوپر سے نیچے کی طرف۔ اگر شروع ہی سے یہ عادت ہو کسی کو تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کے دانت بڑھاپے تک بھی صحیح رہیں گے۔ لیکن اگر بچپن میں بے احتیاطیاں کی گئی ہوں، غلط طرف سے مسواک کی جاتی رہی ہو اور میں بھی برش تو ہمیشہ کرتا رہا لیکن سخت لیتا رہا اور دائیں سے بائیں بھی برش کو چلاتا رہا اور اس کی وجہ سے جو بھی نقصان دانتوں کو پہنچا ہے اسی وجہ سے پہنچا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ کے فضل سے مضبوط ہیں اور اس عمر میں جو دانتوں کا حال ہونا چاہئے وہ نہیں ہوا۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ ڈر نہ ہو تا کہ میں امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں ضرور انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اس لئے یہ خیال کریں کہ ہر نماز کے ساتھ مسواک اگر کرسکتے ہوں یا برش کرسکتے ہوں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تو یہ بہت بہتر ہے۔ منہ کو پاک و صاف رکھتا ہے اور ازدواجی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے دونوں کے لئے ضروری ہے میاں کے لئے بھی اور بیوی کے لئے بھی۔ **جن کے منہ سے بدبو کے بھبھاکے آتے ہیں ان کی ازدواجی زندگی بھی تباہ ہو جایا کرتی ہے۔** اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسوہ اختیار کریں اور اپنے منہ کو بہت ہی پاک وصاف رکھیں اندر سے خوشبو اٹھے۔ منہ سے بدبو آنے کا کوئی دور کا بھی سوال نہ رہے۔

اس تعلق سے معدے کا خیال از خود ضروری ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کھانا احتیاط سے کھائیں، رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے مطابق کھائیں ان کے معدے سے بدبو نہیں اٹھتی نہ معدے سے بدبو انتڑیوں کے ذریعے خون میں جذب ہوتی ہے۔ اگر معدے کی بدبو انتڑیوں کے ذریعے خون میں داخل ہو جائے تو یہ پھیپھڑوں میں بھی داخل ہوتی ہے اور جتنا مرضی منجن کریں بدبو ضرور آئے گی۔ پس یہ بھی ایک احتیاط ہے جس کی میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ **اپنے معدے کا ضرور خیال کریں ورنہ دانت کی مسواک بالکل بیکار جائے گی۔** آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جتنا کھاتے تھے، جس احتیاط سے کھاتے تھے، جس طرح چبا چبا کر کھاتے تھے اس کے نتیجے میں آپ کے منہ سے ہمیشہ خوشبو اٹھتی تھی بدبو کبھی نہیں اٹھتی تھی جو اس بات کی گواہی ہے کہ آپ اپنے معدے کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔

حضرت حذیفہؓ کی ایک روایت بخاری سے لی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔ (صحيح بخاري كتاب الوضوء باب السواك)۔ کسی جگہ قیام مراد نہیں ہے، خدا کے حضور جب تہجد کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے تو محض پانچ نمازوں میں ہی نہیں تہجد کی نماز میں بھی خیال رکھتے تھے کہ تہجد سے پہلے مسواک ضرور کیا کریں۔

ایک اور حدیث صحیح بخاری کتاب المغازی سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخری بیماری کے دوران عبدالرحمٰن بن ابوبکر، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یعنی حضرت عائشہ کے بھائی۔ اب اس سے اندازہ کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو منہ کی بو کا یا خوشبو کا آخر وقت تک خیال رہتا تھا یعنی رخصت ہونے کے وقت جو آخری سنت آپ نے پیچھے چھوڑی ہے اس میں یہ منہ کی مسواک بھی داخل ہے۔ بہت ہی دردناک اور بہت ہی پر معارف کلام ہے جس سے خوشبو کے لپکے نکلتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم کی خدمت میں عبدالرحمٰن بن ابوبکر حاضر ہوئے اس وقت میں آپ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ یہ رخصت کا نظارہ بھی خوب ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کو سہارا دیئے ہوئے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ میں نے جو دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی نظر عبدالرحمٰن پر پڑی وہ تازہ مسواک لئے ہوئے تھے، ان کے ہاتھ میں تھی تازہ مسواک۔ میں سمجھ گئی رسول اللہ ﷺ کیا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ مسواک اپنے منہ سے نرم کی پھر دھو کر صاف کر کے آنحضور ﷺ کو دی تو آپ نے اس کے ساتھ منہ کو اس طرح صاف کیا کہ اس سے قبل اس عمر گی سے منہ صاف کرتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا

کس وقت کی بات ہے!؟ جب روح جسم خاکی کو چھوڑنے والی تھی اس وقت کی بات ہے۔ کہتی ہیں اتنا منہ صاف کیا کہ میں نے زندگی بھر کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس قدر احتیاط سے اپنے منہ کو صاف کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو اپنا ہاتھ یا انگلی اوپر اٹھائی اور فرمایا فِي الرَّفِيقِ الأَعْلىٰ، فِي الرَّفِيقِ الأَعْلىٰ۔ عین آخری لمحے کی بات ہے۔ یہ انگلی اوپر اٹھائی اور کہا اعلیٰ رفیق جو سب سے بلند ساتھی ہے میری زندگی کا، ہمیشہ ہمیش کے لئے میرا دوست ہے جو سب سے بلند ہے اسی کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ تین مرتبہ فرمایا اور جان دے دی۔ یہ آخری لمحے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے۔ وہ جو محمد رسول اللہ سے محبت کرتے ہیں وہ کیسے بھلا سکتے ہیں اس بات کو۔ اس کے بعد بھی اگر وہ اپنے منہ کی پاکیزگی کا خیال نہ رکھیں تو ان کی محبت کے دعوے جھوٹے ہیں۔ فرمایا میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان یہ واقعہ گزرا۔

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

آپ کا سر میرے سینے سے لگا ہوا تھا۔(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ و وفاته)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اور اس کا جمعہ سے تعلق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ عید ہے۔ دو عیدیں تو سال میں آتی ہیں ایک عید سال کے بعد آیا کرتی ہے۔ ایک سال گزرنے کے بعد عید کا چکر چلتا ہے۔ یہ جمعہ تو ہر ہفتہ ہونے والی عید ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا، یہ عید ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے۔ ایسی عید جو ہر ہفتہ آئے یہ اور دنیا میں کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی صرف مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے۔ پس جو کوئی جمعہ پر آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرنا اپنے لئے لازمی کر لو۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے لازمی کر لو سے مراد یہ نہیں فرمایا کہ جمعہ کے دن لازمی کر لو وہ تو لازمی رہنی ہی چاہئے اس لئے جمعہ کے دن کم سے کم ایک دفعہ تو نہاؤ اور خوشبو لگاؤ اور مسواک کے متعلق تو میں توقع رکھتا ہوں کہ میری امت اسے ہمیشہ لازم کر لے گی۔(سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيهاباب ما جاء في الزينة يوم الجمعة)

مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی ہیں۔ میں جب رسول اللہ ﷺ کے متعلق بات کرتا ہوں کسی صحابی کی تو میرے منہ سے 'عرض کرنا' نکل جاتا ہے مگر یہاں فرمانا بھی درست ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو نہیں فرمایا ہمیں فرمایا ہے۔ پس عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آپ سے ایسی بو آئے جس سے کسی کو تکلیف ہو۔(مسند احمد بن حنبل باقی مسندالانصار)۔ اس لئے آپ کے جو گوشے نرم تھے امت کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے اس میں یہ بھی ایک گوشہ تھا کہ کوئی شخص کسی وجہ سے آپ سے دور نہ ہٹ سکے اور اپنے کپڑوں کو سمیٹنا اسی مضمون کا ایک طبعی حصہ ہے۔ جب بھی کسی کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے گی وہ پیچھے ہٹے گا مگر آپ کو تو حکم تھا کہ اپنے بدن سے چمٹائے رکھو ان سب کو۔ پس آپ ادنیٰ سی بھی تکلیف کا موجب نہیں بننا چاہتے تھے اور بو کے متعلق احتیاط اسی کے نتیجے میں تھی۔

ایک روایت صحیح بخاری سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں میں نے موٹا اور باریک ریشم آنحضرت ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں دیکھا۔ آنحضور ﷺ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلوے بھی نرم تھے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال تھا اس لئے جن لوگوں نے روایتوں میں یہ پڑھا ہوا تھا تو بعض دفعہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر پہچاننا چاہتے تھے کہ یہ واقعۃً محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا غلام ہے کہ نہیں اور ہتھیلیوں کو ہاتھ لگا لگا کے، مل مل کے اور تلووں کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھا کرتے تھے۔ تو ایک دفعہ ایک صاحب نے کچھ زیادہ ہی اس میں شدت کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہنس کے فرمایا کہ میرا امتحان نہ لو، مجھے پتہ ہے تم کیا کر رہے ہو لیکن وہ بعد میں بیان کرتے ہیں کہ بہت ہی ہم نے نرم اور گداز پایا ان دونوں چیزوں کو، ہتھیلیوں کو بھی اور پاؤں کے تلووں کو بھی۔

اور نہ ہی کوئی خوشبو آنحضور ﷺ کی خوشبو سے زیادہ بہتر سونگھی ہے(صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ)۔ بو کا تو سوال ہی نہیں۔ خوشبو کہتے ہیں ایسی اٹھتی تھی آپ کے بدن سے کہ اس سے بہتر میں نے زندگی بھر کوئی اور خوشبو نہیں سونگھی۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے۔ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا کی اور آپ اپنے گھر کی طرف نکلے تو میں بھی آپ کے ساتھ نکلا۔ کچھ بچے آپ کو ملنے لگے تو آپ باری باری ان کے رخسار پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ یہ سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی اس لئے بعض لوگ شاید تعجب کرتے ہیں کیونکہ میں سارے بچوں کے کلّوں پر تھپکتا ہوں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت ہے بچوں کے کلّوں کو تھپکایا کرتے تھے۔ وہ عرض کرتے ہیں میرے رخسار پر بھی آپ نے ہاتھ پھیرا۔ راوی کہتے ہیں میں نے آپ کا ہاتھ ٹھنڈا اور ایسا خوشبودار پایا جیسے آپ نے ابھی ابھی عطار کے عطردان سے نکالا ہو۔ ایسی خوشبو اٹھ رہی تھی ہاتھ سے اور وہ ٹھنڈا تھا یعنی بہت گرم جو تکلیف دہ گرم ہوتا ہے وہ بھی نہیں تھا لیکن ٹھنڈے سے مراد یہ ہے کہ اس میں نرمی تھی اچھا لگتا تھا۔(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب طيب رائحة النبیؐ ولين مسه والتبرك بمسحه)۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پڑھ کے اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اور چونکہ آج خطبے کے تھوڑی دیر بعد ہی عصر کی نماز سے پہلے پہلے مجھے ایک سفر پر جانا ہے اسلئے آج بھی نمازیں جمع کی جائیں گی۔ یہ استثنائی صورت ہے جب سفر پر جانا ہو، امام نے سفر پر جانا ہو تو مقتدیوں کے لئے بھی نماز جمع کرنا جائز ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ۔ "اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے"۔ اور جو لوگ بھی توبہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس ظاہری پاکیزگی کو نظر انداز نہ کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں یہ شرط ہے اور اس ظاہری پاکیزگی کے ساتھ دل کی طہارت بھی، دونوں اکٹھے ہونے چاہئیں۔ "ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۷/ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"قرآن کریم میں جو آیا ہے وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ"۔ اسی آیت کا حصہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ "کہ ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں"۔ یہ مراد نہیں کہ پلیدی ہے تو اس کو اتار پھینکو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے نکتہ ہمیں سمجھایا ہے کہ دور چلے جاؤ پلیدی سے۔ پلیدی تمہیں دور سے بھی نہ چھو سکے یعنی اس کا کوئی بھی بداثر تم پر کسی طرح بھی نہ پڑ سکے۔ "ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوا کہ **روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے**۔ کیوں؟ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں **جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے**۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی پاکیزگی کی ممد اور معاون ہے"۔

پھر فرمایا "اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے"۔ پس جس کے لئے غربت کی وجہ سے نہانے کی سہولتیں حاصل نہ ہوں اور بہت بڑی دنیا میں ایسی تعداد ہے جہاں پانی کی بھی کمی ہے اور غربت بھی ہر روز نہانے کی راہ میں حائل ہوتی ہے ان کے لئے کم سے کم جمعہ کو نہانا فرض ہے۔ "ہر نماز میں وضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے"۔ بعض دفعہ اکٹھے ہو جائیں تو بعضوں کو کوئی بیماری بھی ہوتی ہے ان کے بدن سے بدبو اٹھتی ہے۔ فرمایا "عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت" یعنی زہر "اور عفونت سے روک ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۶۴)

اب کسی شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تقریر سن کر یہ سوال اٹھایا اور ہمارے لئے بہت فائدے کا موجب ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے ایک مسئلہ حل ہو گیا۔ کسی شخص نے کہا صحابہ رضوان اللہ علیہم کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے تھے، پیوند لگے ہوئے ہوتے تھے۔ پیوند لگے ہوئے کپڑے چونکہ عام طور پر فقیروں کے ہوتے ہیں اور میلے کچیلے بھی ہوتے ہیں اس لئے کسی صحابی نے اپنی کم فہمی کی وجہ سے ان دو باتوں کو جوڑ دیا۔ صحابہ کے متعلق کہیں ذکر نہیں آیا کہ میلے کچیلے کپڑے ہوتے تھے۔ یہ ذکر موجود ہے کہ پیوند لگے ہوتے تھے تو اس زمانے کے فقیروں کو دیکھ کر اس نے از خود نتیجہ نکال لیا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "یہ جھوٹ ہے، میلے کچیلے ہونا اور بات ہے اور پیوند ہونا اور بات ہے"۔ غربت میں بھی پاکیزہ تھے۔ پیوند لگے ہوئے کپڑوں کو بھی صاف رکھا کرتے تھے۔ "قرآن شریف میں آیا ہے وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ پس پاک صاف رکھنا ضروری ہے"۔(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۰۲)۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سوال کے جواب میں فرمایا۔

پس آخری نصیحت کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "وَثِیَابَکَ فَطَهِّرۡ وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ اپنے کپڑے صاف رکھ"۔ یہ احمدیوں کا شیوہ ہو جانا چاہئے۔ "بدن کو اور گھر کو اور کوچہ کو" یعنی اپنی گلیوں کو بھی صاف رکھو۔ "اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو" اسے بھی صاف رکھو۔ "پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرمایا ہے۔

پس اس نصیحت کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور آخر پر ایک دفعہ پھر آپ کو یاد کراتا ہوں **کہ پاک اور صاف ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا بہت ضروری ہے**۔ اور جب درود پڑھیں گے تو اپنے منہ کا بھی خیال رکھیں گے، اپنے بدن کا بھی خیال رکھیں گے کیونکہ بعض لوگوں کے منہ سے ایسی بدبو آتی ہے کہ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جب یہ بدبو آتی ہے تو پھر تم درود نہیں پڑھ سکتے خدا کے فرشتے بھی دور

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

بھاگتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ منہ سے خوشبو کی لپکیں اٹھیں۔ منہ صاف اور پاک رہے پھر درود کا مزہ آئے گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھے تو **مُحَرَّم کے خیال سے خصوصیت کے ساتھ محمد رسول اللہﷺ اور آپؐ کی آل پر درود پڑھیں جو محمد رسول اللہ ﷺکی طرف منسوب ہونے کے نتیجے میں ظلموں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اوربڑے دکھ اٹھائے ہیں انہوں نے مگر اپنے مسلک سے پیچھے نہیں ہٹے۔**

پس آپ بھی مُحَرَّم سے یہ سبق سیکھیں۔ آپ کی راہ میں بھی کانٹے بچھائے جائیں گے ، آپ کی راہ بھی دکھوں کی راہ ہے ، تکلیفوں کی راہ ہے۔ اپنے مظلوم بھائیوں کوبھی اپنی دعاؤں میں یادرکھیں جو اس وقت طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں اوراس بات سے خدا کاشکر کریں کہ آپ کی مماثلت ظلم کرنے والوں سے نہیں بلکہ مظلوموں سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ یہ ظلم کا دور بھی جلدی کاٹ دے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں سے ہمیں نجات بخشے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیجنے کے نتیجے میں یہ بات زیادہ قرین قیاس ہو جائے گی۔

اس کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور چونکہ آج سفر پہ بھی جانا ہے اس لئے یہ چند منٹ پہلے ختم ہونا خطبہ کا ناگوار نہ گزرے۔ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا تھا کہ میں خطبہ کو کبھی اب تکلف سے کھینچ کر لمبا کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ جتنا سہولت سے ہوگا اتنا ہی بیان کیا کروں گا۔

❀❀❀❀..........❀❀❀❀

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 1999 کو مدرسۃ المعلمین کا نیا تعلیمی سال شروع ہوگا۔ خواہشمند تندرست نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں درج ذیل شرائط ملحوظ رکھ کر محترم امیر صاحب / محترم صدر صاحب جماعت کے توسط سے اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر مدرسۃ المعلمین میں ارسال کریں۔ مطبوعہ فارم امراء کرام اور صدر صاحبان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱۔ امیدوار اپنی زندگی سلسلہ احمدیہ کیلئے وقف کرے۔

۲۔ ذہین و تندرست ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

۵۔ عمر ۱۸ سے کم اور ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔

۶۔ غیر شادی شدہ ہو۔

۷۔ امیدوار اپنے تعلیمی و طبی سرٹیفکیٹ مع دو عدد فوٹو (پاسپورٹ سائز) یکم جولائی تک دفتر مدرسۃ المعلمین میں ارسال کریں۔

۸۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورے اترنے والے امیدوار کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ ☆۔ قادیان آنے کیلئے اخراجات سفر خود برداشت کرنے ہوں گے۔

☆۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے کپڑے اور بستر اپنے ساتھ لے کر آئے۔

☆۔ امیدوار **31-30** جولائی تک قادیان ضرور پہنچے۔

☆۔ مقررہ تاریخ کے بعد کسی امیدوار کی درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سلیبس

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو مضمون و درخواست۔ زبانی انٹرویو۔ تاریخ اسلام۔ معلومات عامہ۔

نوٹ قبل ازیں داخلے کا اعلان بدر میں شائع ہو چکا ہے اب اس میں کچھ ترمیم کر کے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ درخواست دہندگان اس اعلان کی روشنی میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ (ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین قادیان)

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

فلک گیر ہے اب صدائے خلافت

سنی ہم نے جس دم نوائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت
ہمیں خلدِ ربوہ کی پہنائیوں میں
نظر آ رہی ہے ردائے خلافت
ہے عرفانِ اسلام ہر سمت جاری
فلک گیر ہے اب صدائے خلافت
زمانے کی رفتار یہ کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت
کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت
رہے حشر تک وہ ثنا خوان اس کا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت
بصیرت جسے دے وہ ربّ دو عالم
وہی باندھتا ہے ہوائے خلافت
اندھیرے گھروں میں اجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت
خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت
جسے روح تسلیم کرتی ہے ثاقب
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

(ثاقب زیروی)

علم الابدان کی دُنیا کا ایک عظیم شاہکار

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر دیئے گئے لیکچروں کا مجموعہ (صفحات 902)

......ملنے کا پتہ......

نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: **01872-70749** فیکس: **01872-70105**

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

......﴿منجانب﴾......

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-5222, 248-1652

رہائش- 243-0794, 27-0471

خدا کی خاطر جو قناعت کرتے ہیں اللہ ان کو لامتناہی دیتا ہے

بچوں کی تربیت کے لئے قناعت لازم ہے

قناعت کے مختلف معانی اور قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے احباب جماعت کو قناعت اختیار کرنے کے متعلق نہایت اہم نصائح

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کا لجنہ اماء الله جرمنی سے خطاب

برموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی بتاریخ ۲۲/اگست ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۲/ظہور ہجری شمسی

بمقام مئی(Mai)مارکیٹ منہائم(Mannheim) جرمنی)

قسط نمبر ۲

اب ایک اور بات میں نے بیان کی تھی قنعت الابل والشأة مالت لماوٰها و اقبلت نحو اصحابها۔ قناعت کا ایک معنی یہ ہے کہ سارا دن کام کرو، اپنی روزی کماؤ، جو بھی کرنا ہے رات کو ضرور اپنے گھر کی طرف لوٹ آؤ اپنی پناہ گاہ کی طرف لوٹ آؤ۔ پس پرندے چرندے جب اپنی پناہ گاہ کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ بھی ان کی قناعت ہے۔ اس میں قناعت کا مضمون ہے دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ جتنا دن کے وقت میسر آگیا اس پر راضی رہو ۔ جانوروں سے بھی یہ گر سیکھو کہ وہ بھی تو جتنا خدا دن لمبا کرتا ہے، جتنا ان کو مل جاتا ہے اسی پر راضی ہو جاتے ہیں۔ جتنا دن چھوٹا کرتا ہے جتنا ان کو ملتا ہے چھوٹے دن وہ اسی پر راضی ہو جاتے ہیں۔ تو دنوں کی لمبائی تو ادلتی بدلتی رہتی ہے۔ بعض دنوں میں ویسے بھی رزق میں کمی ہوتی ہے، خزاں کے دن ہوتے ہیں۔ ان میں گھاس نسبتاً کم ملتا ہے، پتے کم ملتے ہیں۔ مگر جانور پھر باہر نہیں بیٹھے رہتے واپس اپنے گھر کو ضرور لوٹتے ہیں۔

تو اپنی اولاد اور اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ جب تک خدا چاہتا ہے ان کو باہر رہنے کا حق ہے۔ کیونکہ وہ لازماً مختلف کاموں میں مشغول ہونگے۔ کچھ طالب علم ہونگے، کچھ کام کرنے والے ہونگے۔ لیکن اس کے بعد اپنے گھروں کو ضرور لوٹیں اور گھروں کو ہی اپنی آماجگاہ سمجھیں۔

قناعت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اپنے گھروں پر قانع ہو جائیں۔ اب جو لوگ اپنے گھروں پر قانع نہیں ہوتے وہ بازاروں میں آوارہ گردیاں کرتے پھرتے ہیں۔ کسی کے خاوند ہوں یا بچے ہوں یا بچیاں ہوں۔ **جو بھی اپنے گھروں پر قانع نہیں ہونگے اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ پھر باہر قانع ہوتے ہیں اور آوارہ گردی اس کا ایک طبعی قطعی نتیجہ ہے۔** تو اونٹوں اور بھیڑ بکری سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سبق دیا۔ ان کو قانع اس لئے قرار دیا ہے اہل لغت نے کہ قناعت کا مرکزی معنی ان پر چسپاں ہو رہا ہے۔ جو دراصل انسان کے لئے ہے۔ سب سے زیادہ اہمیت لفظ قناعت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے ہے۔ پس اگر بھیڑ بکریاں قناعت کرتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کیوں قناعت نہیں کرتے۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ اللہ کی مرضی پر راضی رہتے ہوئے اتنا عرصہ باہر رہیں جتنا عرصہ رہنا ضروری ہے۔ پھر اپنے گھر میں جاکر سکون پائیں۔

قناعت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جو کچھ اس کو گھر میں ملے اس پر راضی ہو جائے۔ بعض دفعہ یہ ہوا کرتا ہے کہ باہر کے ماحول میں زیادہ اچھی نعمت کی چیزیں ملتی ہیں۔ بعض اداروں کی طرف سے ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہوتی ہیں۔ اس کے بعد غریب بچوں کا گھر میں آرام پانا ایک مشکل کام نظر آتا ہے۔ یہی حال غریب بچیوں کا ہے۔ وہ گھر میں لوٹیں گی تو ایک ٹوٹے پھوٹے گھر میں لوٹیں گی۔ جس میں ان کے آرام کے وہ سارے سامان موجود نہیں جو باہر کی سوسائٹی ان کے لئے مہیا کر رہی ہے تو یہاں قناعت کا یہ معنی ہوگا کہ جب اس گھر میں لوٹو تو اللہ کا شکر کرتے ہوئے اسی پہ راضی ہو اور جو کچھ گھر میں ہے سوچو کہ خدا نے یہ کچھ دیا ہے اس پر قناعت کرو۔

اور جو اللہ کی خاطر قناعت کرتا ہے۔ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے کہ ان کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور قناعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بہت رزق میں کشائش عطا فرماتا ہے۔ **پس غریب بچوں کو اپنے غریبانہ گھر پر راضی ہو جانا چاہئے۔ اور یہ سوچ کر سکون حاصل کرنا چاہئے کہ میرے اللہ نے دیا ہے۔** اگر یہ نہیں سوچیں گے تو ان کو قناعت نصیب ہو ہی نہیں سکتی۔ جب اللہ پر نظر ہو اور اللہ سے پیار ہو، اور یہ پیار آپ نے پیدا کرنا ہے، یہ نظر ماؤں نے بچوں کو عطا کرنی ہے، اس صورت میں ان کو اور سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جب وہ بڑے ہونگے تو ہمیشہ اپنے گھر ہی کو اپنا آخری مسکن بناتے ہوئے بڑے ہونگے اور جو بھی ماحول میسر ہو اس پہ قناعت کریں گے۔ ایک فرق ہے اس قناعت میں اور باہر کی چیزوں میں آرام ڈھونڈنے میں۔ جو گھر کی قناعت ہے اس میں بہت سی ایسی چیزیں ملتی ہیں جو باہر مل سکتی ہی نہیں۔ **کیونکہ گھر کی قناعت میں سچی محبت ملتی ہے۔** اس محبت کو دنیا بھر میں ڈھونڈتے پھریں وہ سچی محبت نہیں مل سکتی کیونکہ وہ محبت جو ان کو نظر آتی ہے وہ لوگوں کی خود غرضی کی محبت ہوتی ہے۔ وہ چند دن اپنے مزے لوٹنے کی خاطر محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر گھر میں جو مائیں محبت کرتی ہیں یا جو باپ محبت کرتے ہیں وہ تو کسی خود غرضی کے لئے نہیں کرتے وہ ایک طبعی رحم ہے جو اللہ نے ان کی فطرت میں ڈال رکھا ہے اور یہ چیز ان کو باہر میسر نہیں آسکتی۔ پس قناعت کی تعلیم دیتے وقت یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ یہ کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جو تم سے تمہارے حق چھین رہی ہے۔ تمہیں رہنے کے سلیقے سکھا رہی ہے۔ تمہیں بہت کچھ جو تمہیں باہر نصیب نہیں ہو سکتا وہ گھروں میں نصیب ہے۔ نظر تو ڈال کے دیکھو، کبھی غور تو کرو، فکر تو کرو۔

اس پہلو سے آپ کو چاہئے کہ **اپنے بچوں کی آپس میں محبت کا بھی خیال رکھیں۔** اور بہت سی مائیں میں نے دیکھی ہیں جو خیال رکھتی ہیں اور مجھے ان کا، ان کے بچوں کا طرز عمل دیکھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے اور تسکین ملتی ہے۔ میں مثلاً بچوں کو ان کی تربیت کی خاطر چاکلیٹ دیا کرتا ہوں جب وہ ملتے ہیں۔ تو میں نے دیکھا ہے کہ بعض بچے فوراً اپنا چاکلیٹ جو دو ان کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک اپنے بھائی کو دے دیتے ہیں یا اپنی بہن کو دے دیتے ہیں۔ لپک کے جاتے ہیں تاکہ ان کو بھی وہ دے دیں۔ ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ تمہارے لئے اور ہے ان کے لئے اور ہے فکر نہ کرو۔ اور بعض بچے جو قناعت سے عاری ہوں وہ جس بچے کے ہاتھ میں، اپنے بہن یا بھائی کے ہاتھ میں چاکلیٹ دیکھتے ہیں، لپکتے ہیں اس کی طرف اور زبردستی چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ بمشکل مجھے ان کو علیحدہ کرنا پڑتا ہے کہ صبر کرو تمہیں بھی ملے گا۔ لیکن اس وقت تک منہ بسورے رہتے ہیں اور ماتھے پر بل پڑے رہتے ہیں جب تک ہاتھ میں نہ آجائے۔ یہ قناعت کے خلاف ہے۔

تو قناعت کا مضمون تو آپ غور کریں تو ساری زندگی پر پھیلا پڑا ہے۔ یہ ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ **لیکن قرآن سے سیکھیں کہ قناعت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھیں کہ قناعت کس کو کہتے ہیں۔** اس ضمن میں اب میں چند حدیثیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو مضمون کی تفصیل بیان کر چکا ہوں اس کی تائید میں اس کو، اس مضمون کو تقویت دینے کے لئے میں بعض احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور وہ احادیث ایسی ہیں ان کو سمجھانا بھی پڑے گا ورنہ بعض لوگ ان سے غلط نتیجہ بھی نکال سکتے ہیں۔

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ حدیث درج ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کے لئے دربدر پھرتا ہے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے۔ یہ قناعت کی تعریف ہے۔ جو لفظ مسکین کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں۔ اب جب میں نے بعض علماء سے کہا کہ قناعت کے متعلق حدیثیں ڈھونڈیں تو کوئی بھی نہیں پیش کر سکے حالانکہ آپ کو بھی میں سمجھا رہا ہوں جب کسی مضمون کی تلاش ہو تو مضمون پر نظر رکھیں، لفظوں پر نظر نہ رکھیں۔ وہ مضمون تو لازماً آپ کو قرآن میں بھی ملے گا اور احادیث میں بھی ملے گا تو اگر میں نے لفظ مسکین کہا ہوتا تو فوراً یہ حدیثیں میرے سامنے رکھ دیتے۔ مگر میں نے قناعت کا کہا تھا تو چونکہ دماغ میں لفظ ق۔ ن۔ ع رہا اس لئے یہ حدیث نظر میں نہ آئی۔ لیکن سمجھانے کے بعد فوراً پھر

انہوں نے میری مدد کی اور ایسی تمام حدیثیں میرے سامنے رکھ دیں۔ فرمایا 'بقدر کفاف گزارہ نہ ہو لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے وہ اس پر صدقہ و خیرات کرے اور ضرور تمند ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔ (بخاری كتاب الزكوة باب قول الله لايسألون الناس الحافا)۔ یعنی وہی روایت جو میں نے اصحاب صفہ کے متعلق بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ بعینہ وہی مضمون خود بیان فرما رہے ہیں کہ **قانع وہ ہے کہ غربت کی وجہ سے جو اپنا حیا کا پردہ نہ اٹھنے دے اور مسکینوں کی سی زندگی بسر کرے۔ لیکن جو کمائے اس میں سے بھی غیر پر خرچ کرے اور پھر جو بچ رہتا ہے اس پر قانع ہو جائے۔** یہ قناعت کی نہایت اعلیٰ تعریف ہے جس سے آپ کو اپنے بچوں اور بچیوں کو آگاہ کرنا ہوگا اور قناعت کا مضمون جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ اس کا دنیا سے بھی تعلق ہے، آخرت سے بھی تعلق ہے۔

ایک حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ (رساله قشيريه باب القناعة صفحه ۲۱)۔ اب قناعت میں بظاہر غربت ہے۔ اور آنحضورؐ فرما رہے ہیں یہ نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جس کو قناعت نصیب ہو جائے اس کو سب کچھ نصیب ہو گیا۔ اور یہ قناعت ہے جو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ بھی بن جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت بیان کی تھی جو میں اکثر کیا کرتا ہوں۔ لیکن اس مضمون میں دوبارہ وہ یاد آ رہی ہے۔ اس لئے میں پھر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

خلافت سے پہلے جب جموں میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ طبیب ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک راستے سے گزرتے تھے جہاں ایک ننگا فقیر صرف لنگوٹی پہنے ہوئے بھوکا، راکھ بدن پہ ملی ہوئی وہ بیٹھا رہتا تھا اور اس کا چہرہ ہمیشہ غم سے آلودہ اور اس طرح اسکے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا جیسے اسے اپنی غربت پہ بہت غم ہے۔ مگر مانگتا پھر بھی نہیں تھا۔ اس کا حال دیکھ کر جو چاہے اس کے دامن میں کچھ ڈال جائے۔ اسی طرح وہ بیٹھا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جب اس کے پاس سے گزرے تو وہ خوشی سے اچھل رہا تھا، چھلانگیں مار رہا تھا۔ آپ حیران رہ گئے کہ کل تک تو اس کا کچھ اور حال تھا۔ آج یہ چھلانگیں مار رہا ہے کیا ہوا ہے تمہیں، کیا خزانہ مل گیا ہے۔ اس نے پنجابی میں کہا جس کی کوئی خواہش نہ رہے اس کو سب خزانے مل گئے، اس کی ساری خواہشیں پوری ہو گئیں۔ اب دیکھو کتنا گہرا مضمون ہے جو اس فقیر نے قناعت کا بیان فرمایا۔ اور یہ اسی کی تفسیر ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جب حرص مر جائے تو جو کچھ بھی ہے انسان اس پر خوش ہوگا اور اگر خیال ہو کہ اللہ نے عطا فرمایا ہے تو اور بھی زیادہ خوش ہوگا۔ تو اس فقیر کی چھلانگیں بے معنی چھلانگیں نہیں تھیں۔ ایک گہرا حکمت کا راز اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جو اس کی پہلی قناعت کے نتیجے میں تھا۔ پس یہ وہ باتیں ہیں جن کو آپ کو اپنی اولاد کو سمجھانا ہے ورنہ وہ کہیں گے ہم کیسے قناعت کریں غریب سی زندگی ہے اور برا حال ہے لیکن **حرصوں کو کم کرنا ضروری ہے۔ اور جب انسان اللہ پر نظر ڈالے تو پھر حرصیں کم ہو سکتی ہیں۔** پھر تمنائیں آہستہ آہستہ کم ہو سکتی ہیں۔ اس سے جو زندگی سکون کی مل سکتی ہے اس کی کوئی مثال نہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ قناعت نصیب تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ سچی قناعت نصیب تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت اکثر بیان ہوتی رہتی ہے میں مختصراً اس کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ بھی قناعت ہی کا مضمون ہے اور قناعت کے نتیجے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا 'ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے' اس کی حقیقی مثال ہے۔ یعنی کوئی فرضی بات نہیں ہے کہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے عملاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں خدا تعالیٰ نے یہ دکھا دیا کہ واقعۃً قناعت کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کے چہرے سے بھی بھوک کا اندازہ اگر کسی کو ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہوا تھا۔ کیونکہ آپؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ اگر کوئی شخص ہے جو ان فقر کے چھپانے والوں کے چہروں سے بھوک پڑھ سکتا ہے وہ صرف تُو ہے۔ جو لمبی روایت ہے اس میں ابوہریرہؓ کے فقر کا احساس کر کے، ان کی بھوک کا احساس کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا "ابوہریرہ تم بھوکے ہو، مجھے کہیں سے دودھ آیا ہے۔ آؤ تمہیں بھی اس دودھ میں شریک کروں۔ ابوہریرہ بہت خوش ہوئے کہ ایک پیالہ دودھ کا ہے۔ میں غٹ غٹ پیوں گا اور بہت حد تک میری بھوک مٹ جائے گی۔ مگر اس حدیث کا یہ دوسرا پہلو قناعت والا پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو قناعت کا گر بھی سکھانا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اعلان کرو اور کچھ بھوکے ہیں تو ان کو بھی اکٹھا کر لاؤ۔ اب حضرت ابوہریرہؓ کے دل کا کیا حال ہوگا۔ سخت بھوکے کئی دن کے بھوکے، بھوک سے غشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ **ایک پیالہ دودھ کا آیا اور رسول** اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں باقیوں کو بھی بلا لاؤ لیکن آپ غور کریں تو مطلب یہ تھا کہ جتنا تمہیں ملے اسی پر قناعت کرو اور جب بھوک کی شدت ستا رہی ہو اس وقت کم پر قناعت کرنا یہ قناعت ہے۔ لیکن یہ سمجھانا بھی مقصود تھا کہ خدا کی خاطر جو قناعت کرتے ہیں اللہ ان کو لامتناہی دیتا ہے۔ وہ قناعت کے نتیجے میں کسی رزق سے محروم نہیں رہتے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایسا ہی کیا۔ آواز دی اور کوئی بھوکا ہے تو آ جائے اور چند بھوکے چھ سات اور اکٹھے ہو گئے۔ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو اپنے بائیں طرف بٹھایا۔ اس لئے بائیں طرف بٹھایا کہ آپؐ دائیں طرف سے شروع کیا کرتے تھے۔ ابوہریرہ کو قناعت کا مضمون اچھی طرح سمجھانا تھا۔ یہ بھی سمجھانا تھا کہ تم دیکھنا میرے خدا کا مجھ سے کیا سلوک ہے، قناعت کا خزانہ ختم نہیں ہوتا، یہ اس حدیث کی تشریح میں کر رہا ہوں۔ ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ دائیں طرف جو بیٹھا تھا اس نے دودھ کے پیالے کو منہ سے لگایا اور پینا شروع کیا۔ مجھے خیال آیا کہ بڑا پیالہ ہے شاید کچھ بچ بھی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ اور پیو جو پی رہا تھا۔ فرمایا اور بھی پیو۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اندر سے میری تو جان ہی نکل رہی تھی۔ اب تو میرے لئے سوال ہی نہیں رہا کہ میرے لئے بچ سکے۔ لیکن اس نے پورا پیا اور کہا کہ یارسول اللہ میں منہ تک بھر گیا ہوں۔ پھر آپؐ نے وہی پیالہ دوسرے کو دیا پھر تیسرے کو دیا پھر چوتھے کو دیا دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا۔ آخر پر ابوہریرہ کی باری آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پیار سے مسکراتے ہوئے دیکھا ابوہریرہ! اب تم پیو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پیا، پھر پیا، پھر پیا، میری بھوک کلیتًا ختم ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اصرار فرما رہے تھے اور بھی پیو، اور بھی پیو۔ کہتے ہیں میں نے آخر عرض کیا یارسول اللہ! اب تو میں نے اور پیا تو دودھ میرے ناخنوں سے پھوٹ پڑے گا۔ اتنا بھر چکا ہوں دودھ سے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس پیالے کو اپنے منہ سے لگایا۔ سب سے بڑا قانع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ ان سے بڑھ کر دنیا میں کبھی کوئی قانع پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ حدیث اس بات کو کھول کر بیان کر رہی ہے۔ اور یہ بھی بتا رہی ہے کہ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا 'قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے'۔ یہ حقیقت ہے۔ **قناعت کے نتیجے میں اگر سچی قناعت ہو تو اللہ تعالیٰ رزق میں اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ تھوڑا بھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔**

یہی واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہم نے دیکھے۔ یعنی ان صحابہ نے دیکھے جنہوں نے قناعت کی اور بعینہٖ اسی قسم کی باتیں بارہا پیش ہوئیں، بارہا ظاہر ہوئیں۔ تو یہ کوئی پرانی تاریخ کے قصے نہیں ہیں۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے یہ تاریخ دہرائی جا چکی ہے۔ پس آپ بھی اسی تاریخ کو دہرائیں گی تو آپ کو نہ ختم ہونے والا رزق عطا کیا جائے گا اور اپنے بچوں، اپنی بچیوں کو ان معنوں میں قناعت کا مضمون سکھائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے سکھائیں۔

اب ایک اور مضمون اسی سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مہمان ہوا۔ حضور نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا۔ وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اندازہ کریں کہ کیسا بھوکا تھا۔ اس کو قناعت کا پتہ ہی نہیں تھا کیونکہ کافر کو قناعت کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہی دنیا کی زندگی اس کی لذت ہے۔ سب کچھ یہی ہے۔ جتنا کھا پی سکے وہ کھا پی لیتا ہے۔ اس کے ساتھ آنحضورؐ نے جو حسن سلوک فرمایا اور جو باتیں فرمائیں اس کے نتیجے میں دوسرے دن ہی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کے واسطے پھر ایک بکری کا دودھ نکلوایا وہ اس نے پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا وہ سارا نہ پی سکا۔ آپؐ نے فرمایا یعنی اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے مومنوں کو دکھانے کے لئے یہ کیا کہ جب تک یہ کافر تھا یہ سات انتڑیوں میں پیتا تھا۔ یعنی سات گنا غذا تھی اس کی۔ اور مومن ہوا تو ایک ہی رات میں اس کو خدا تعالیٰ نے قناعت کے گُر سکھا دیئے۔ اور اب دو بکریوں کا پورا دودھ بھی ختم نہیں کر سکا۔ (ترمذی ابواب الاطعمه باب ان المومن ياكل فى معى واحد)

حضرت عکراش رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس میں کئی باتیں سمجھنے والی ہیں۔ حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مُرّہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت حضور مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور امّ سلمٰی کے گھر لے گئے۔ اور ان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی کھانے کی چیز ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ثرید کا پیالہ بنایا ہوا تھا۔ ثرید ایک ایسی غذا ہے۔ جسے اس زمانے میں جن کو نرم آٹا نصیب نہ ہو وہ بھی شوق سے کھا سکتے تھے، بے دانت کے آدمی بھی کھا سکتا ہے۔ کیونکہ گندم کے دانے جو موٹی چکی میں پیسے جائیں ان کو جب شوربے میں دیر تک بھگو کے رکھا جائے تو بالکل نرم ہو جاتے ہیں۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ثرید بہت پسند فرماتے تھے۔ کیونکہ خصوصاً جنگ احد میں جب دانت شہید ہو گئے اس کے بعد آپ کا موٹی کھردری روٹی کھانا مشکل تھا۔ اس لئے ثرید پسند فرماتے تھے۔ امّ سلمٰی نے اس میں بوٹیاں بھی بہت ڈالی ہوئی تھیں۔ وہ ثرید رسول اللہ صلی اللہ

باقی صفحه نمبر ۹ پر ملاحظه فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور لجنہ
جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ نمبر ۲

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا تھا کبھی ادھر مارتا تھا۔ یعنی اسی پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عقراشؓ کے ساتھ کھانا کھایا۔ وہ کہتے ہیں میں اِدھر اُدھر ہاتھ مار رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے، حرص نہ کرو۔ جو سامنے سے ہے اسی سے کھاؤ۔ پھر کہتے ہیں ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجور اور ڈوکے وغیرہ تھے۔ تو میں سامنے سے کھانے لگا۔ اب یہ دیکھیں کیسا لطیف مضمون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حکمت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس وقت کیا کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کبھی اِدھر سے چنتے تھے اور کبھی اُدھر سے چنتے تھے اور اپنی مرضی کی نرم کھجوریں اور پسندیدہ کھجوریں چن چن کر کھانے لگے۔ عکراشؓ اب حیرت سے دیکھ رہے تھے ابھی تو مجھے روکا تھا کہ سامنے سے کھانا ہے اِدھر اُدھر ہاتھ نہ مارو، اب ہر طرف ہاتھ مار رہے ہیں اور کھجوریں چن رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس بات کو پہچان گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجور مختلف قسموں سے ہیں اور وہ جو کھانا میں نے کہا تھا ثرید، وہ ایک ہی قسم کا تھا، اُس میں ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ خواہ مخواہ دوسری جگہ ہاتھ نہ مارو۔ اور جو دوسرا کھانے والا ہے اس کو بھی چین سے کھانے دو۔ لیکن کھجوروں میں چونکہ تقسیم ہے، فرق ہے۔ اس لئے اس فرق کے مطابق اور اپنے مزاج کے مطابق چننی چاہئیں۔ یہ بدتمیزی نہیں ہے بلکہ یہ بے تکلفی کا ایک صحیح انداز ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طبیعت میں ادنیٰ بھی تکلف نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے پانی منگولیا، اس سے اپنا ہاتھ دھویا۔ گیلا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرا۔ اور اس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز جو ہو اس کے ساتھ ہاتھ دھونا اور منہ صاف کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ (ترمذی ابواب الاطعمه باب ما جاء فی التسمیة علی الطعام)۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عام پھل یا کھجوریں وغیرہ اگر ہاتھ گندے نہ ہوں یعنی ان سے چپچپے نہ ہوں تو اس کھانے سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لوگ چمچے سے کھانا اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آگ پر پکا ہوا کھانا جو ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق تھا کہ اس پر منہ کو صاف کرنا چاہئے۔ اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں۔

بعض دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قناعت کا ایک اور مضمون بھی لوگوں کو سمجھایا کرتے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کو نہیں دیتے تھے وہ قناعت کریں۔ اور آپ کا نہ دینا محبت کے نتیجے میں ہوا کرتا تھا۔ اس لئے اپنے بچوں کو یہ مضمون بھی ضرور سکھائیں۔ بعض دفعہ آپ ان کو نہیں دیتیں تو ان کی محبت کی وجہ سے نہیں دیتیں۔

عمر بن تغلبؓ کے متعلق یہ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر مال غنیمت تقسیم کئے اور بکثرت لوگوں کو دئے اور مجھے کچھ نہیں دیا۔ میرے دل میں یہ گمان گزرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو شاید مجھ سے پیار نہیں ہے۔ باقیوں سے پیار ہے۔ ان کو دے دیا اور مجھے نہیں دیا۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا سنو! میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ مجھے تم سے پیار ہے اور میں جانتا ہوں کہ تمہیں بھی مجھ سے پیار ہے۔ تم میرے نہ دینے پر بھی راضی رہو گے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو مجھے تم سے محبت ہوتی ہے وہ تمہارے لئے بہت کافی ہوگی۔ وہ راوی بیان کرتے ہیں کہ ساری زندگی مجھے کبھی کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس موقعہ پر نہ دینے کے نتیجے میں ہوئی۔ کیونکہ یہ نہ دینا محبت کے نتیجہ میں تھا۔ (بخاری کتاب الجمعة باب من قال فی الخطبة بعد الثناء اما بعد)۔ **پس اپنے بچوں کی تربیت میں اس بات کو بھی داخل کریں کہ آپ کا ان کو کچھ نہ دینا اگر ان کی محبت کی وجہ سے ہے اور ان کو یہ احساس ہو تو پھر وہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ کبھی بھی آپ سے ناراض نہیں ہونگے۔**

اب آخر پر میں ایک چھوٹا سا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قناعت کا یہ عالم تھا کہ ایک موقع پر اپنے والد کو جو چاہتے تھے کہ دنیا کی ملازمت کریں اور کمائیں اور اچھی طرح زندگی بسر کریں۔ آپ نے اپنے والد کی خدمت میں عرض کی۔ میں کوئی نوکری نہیں کرنا چاہتا۔ دو جوڑے کھدر کے کپڑوں کے بنا دیا کرو۔ اور روٹی جیسی بھی ہو بھیج دیا کرو میرے لئے بہت کافی ہے۔ (حیاۃ النبی جلد اول نمبر دوم صفحہ ۱۸۵) اپنے باپ کی زندگی کی دعائیں کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ان کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ساری عمر کے لئے اپنے لئے اس بات پر راضی ہو گئے کہ میں دین کے کام کروں اور دنیا کمانے سے مستغنی ہو جاؤں اور تمام عمر کے لئے اس بات پر راضی ہو گئے کہ دو روٹیاں مل جائیں یا ایک روٹی مل جائے اور کھدر کے دو جوڑے میرے لئے یہ بہت کافی ہے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی زندگیوں میں اس قناعت کو اختیار کریں گی جس کو قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اور جس کے پاک نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دکھائے اور جن کا یہ نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دکھایا کہ والد کی زندگی کی اتنی تمنا تھی کہ جس دن الہام ہوا کہ رات کو کچھ ہونے والا ہے آپؑ کو شدید غم لگ گیا۔ اور چاہتے تھے کہ گویا وہ کبھی بھی نہ فوت ہوں میری زندگی میں۔ ساری زندگی کے لئے یہ قناعت کا نمونہ ہے۔ اس بات پر راضی تھے کہ کھدر کے دو جوڑوں میں گزارہ کریں۔ جو کچھ مل جائے، گھر سے آ جائے بس وہی کافی ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری خواتین، احمدی خواتین آج کی دنیا میں اس مضمون کو زندہ کریں گی۔ اپنے اعمال سے اور اپنے بچوں کی تربیت کے ذریعے۔ اگر آپ ایسا کر سکیں تو آئندہ صدیوں کی تربیت کا سہرا آپ کے سر رہے گا۔ اور وہ جو بھی نیکیاں اس وجہ سے اختیار کریں گے کہ آپ نے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی تھی اور انہوں نے یہ پیغام آگے پہنچایا تھا اس کا ثواب آپ کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔ اور یہ قناعت کی آخری بات ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ قناعت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کا انعام آپ کے مرنے کے بعد بھی آئندہ نسلوں تک آپ کو پہنچتا رہے گا اور یہ بھی ان معنوں میں بھی قناعت کا لفظ ہے کہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہماری احمدی خواتین کو یہ توفیق عطا فرمائے اور احمدی بچیوں کو بھی وہ مضمون براہ راست سن کر اچھی طرح سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

اس کے بعد چونکہ مجھے دوسرے خطابات بھی کرنے ہیں اور مردوں میں بھی اب جانا ہے، وہاں نماز اور پھر نماز کے بعد ایک نکاح بھی ہوگا۔ اور نماز سے پہلے بچوں کی ایک مارچ پاسٹ بھی رکھی ہوئی ہے۔ مجھے تو اس قسم کی مارچ پاسٹیں پسند نہیں کہ بچے باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے گزر رہے ہوں ہوتے تو کے بچے۔ لیکن امیر صاحب کا دل چاہ رہا تھا یہ ہو تو میں نے کہا امیر صاحب کی خواہش کو رد کر دوں تو اچھی بات نہیں تو اس لئے یہ بات میں نے منظور کر لی ہے کہ ابھی جاؤں گا کچھ دیر تک اور ایک بجے میرا وہاں پہنچنا بیان کیا گیا ہے کہ ضروری ہوگا یا کافی ہو جائے گا۔ نماز سے پہلے مارچ پاسٹ ہو جائے گی۔ اور نماز کے بعد ایک نکاح کا اعلان ہوگا۔ وہ نکاح افسر صاحب جلسہ کی بچی کا ہے۔ میں نے منع کیا ہوا تھا کہ جلسوں پر اب نکاح نہ کئے جایا کریں۔ یہ ایک قسم کا دکھاوے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اور آئندہ سے جلسوں پر نکاحوں کو روک دیا گیا۔ مگر چونکہ افسر صاحب جلسہ کا ایک خاص حق ہے کہ جلسے کا سارا انتظام کرتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے خواہش کی تھی کہ اس دفعہ میری بچی کے نکاح میں شامل ہو جائیں اور سارے اہل جلسہ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ تو میں نے اس دفعہ ان کی یہ درخواست منظور کر لی ہے۔ آئندہ کے لئے نہیں۔ ایک دفعہ اور صرف افسر جلسہ کی ہوگی۔ باقی آئندہ کسی کو افسر جلسہ بننے کی توفیق ملی تو دیکھی جائے گی۔ اس وقت تو آج یہ نکاح ان کی بچی کا پڑھا جائیگا۔ اور میں بھی اس میں شامل ہونگا۔ اس کے ساتھ اب میں خاموش دعا کرواتا ہوں، میرے ساتھ شامل ہو جائیں......

درخواستِ دُعا

میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر شاہد صاحب آف نیویارک امریکہ اور ان کے بھائیوں اور بہن کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(محمد حبیب اللہ ریٹائرڈ ٹیچر گوملارانچی۔ بہار)

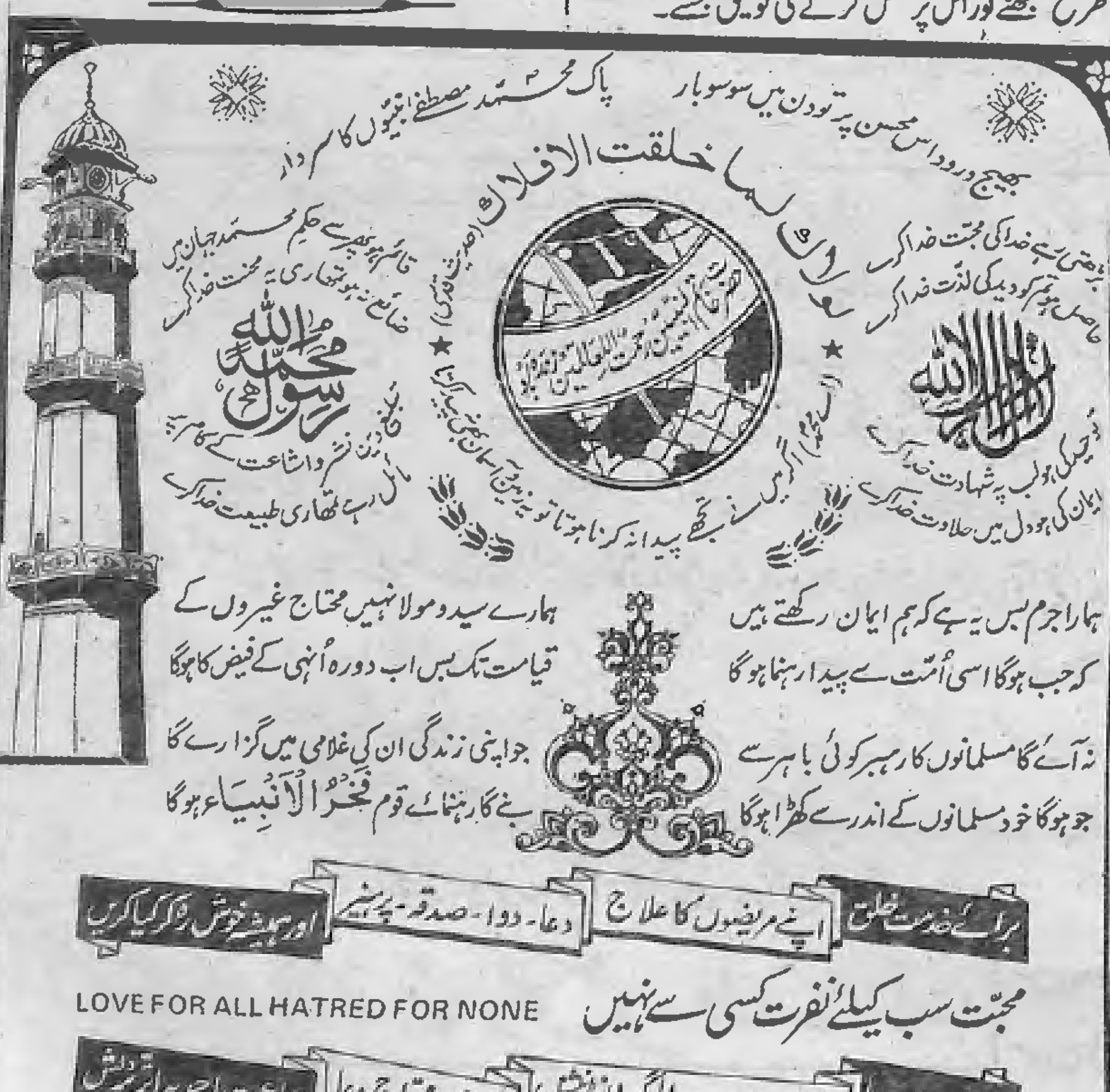

سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت ۹۹ء

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت کیلئے 27-26 ستمبر بروز اتوار اور پیر کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین مجالس نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔ اور دعا کریں اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو غیر معمولی کامیاب اور بابرکت بنائے (آمین)

[صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان]

تبلیغی جماعت کے متعلق حدیث پبلیکیشن حیدر آباد دکن کا اشتہار

حال ہی میں ہمیں حدیث پبلیکیشن حیدر آباد دکن کی جانب سے تبلیغی جماعت کے متعلق ایک اشتہار موصول ہوا ہے جس کی فوٹو کاپی ہم من و عن شائع کر رہے ہیں۔ چونکہ اشتہار کی لکھائی کچھ مدھم ہے لہٰذا الگ سے دوسری جگہ بھی اسے شائع کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبلیغی جماعت کی دعوت شیطانی دعوت ہے

تبلیغی جماعت والوں کو مسجد میں نہ آنے دیں (مفتی حمود بن عبد اللہ سعودیہ عربیہ)

تبلیغی نصاب منکر و موضوع احادیث سے بھرپور ہے (مولانا مختار احمد ندوی امیر جمعیت اہل حدیث ہند)

پیارے فرزندانِ اسلام! — دین کے خادموں کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ ان خرابیوں کی اصلاح کریں جو دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے افراد میں موجود ہوں۔ لہٰذا ضروری ہوتا ہے کہ ہم تبلیغی جماعت کا جائزہ لیں جس کا دائرہ کار ہند و پاک سے نکل کر یورپ و امریکہ اور عرب ممالک تک پھیل گیا چنانچہ کچھ عرصہ قبل نامور عالم شیخ فہد نے مولانا مودودی کی صحابہ دشمنی پر مشتمل کتاب 'خلافت و ملوکیت' کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں پر سعودی عرب میں پابندی عائد کر دی تھی اور ابھی حال ہی میں سعودی عرب کے نامور عالم مفتی حمود بن عبد اللہ صاحب نے اپنی ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل تازہ ترین عربی تالیف "القول البلیغ فی التحذیر من جماعۃ التبلیغ" میں تبلیغی جماعت کے قائدین مولوی محمد الیاس، مولوی محمد زکریا اور مولوی انعام الحق صاحبان کا زبردست رد فرمایا نیز تبلیغی جماعت کے باطل عقائد اور اس کی گمراہی و بے دینی کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ذیل میں کتاب کی چند جھلکیاں اور ہندوستان کے معروف و مقبول عالم مولانا مختار احمد ندوی کے تاثرات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

٭ تبلیغی جماعت کی دیانت جہالت پر مبنی ہے۔ ان کا خرافات، حکایات، جہل و جہلا کی محبت اور علم و علما کی عداوت پر ایمان ہے۔ ٭ تبلیغی جماعت کے مشائخ خیانت کے مرتکب ہیں ٭ محمد زکریا کی عقلی دلائل کا رد ٭ تبلیغی جماعت کے ... کا ذکر ٭ تبلیغی جماعت والے شرک و بدعات و خرافات کی دعوت دیتے ہیں اور توحید و کتاب و سنت سے دور ہیں ٭ تبلیغی جماعت کی توحید مشرکین سے بڑھ کر نہیں۔ یہ لوگ توحید الوہیت و عبادت میں فقیر و مقدم و مفلس ہیں۔ بلکہ مشرک ہیں۔ ٭ تبلیغی جماعت والوں کا کسب و کمال خبیث ہے۔ اور شرک و بدعات و عقائد فاسدہ میں ملوث تبلیغی جماعت کے مشائخ بھی خبیث ہیں۔ ٭ تبلیغی جماعت کا نصاب ... جھوٹ اور موضوع و ایراد غیر مستحیل پر مشتمل ہے اور ناقابلِ اعتبار ہے۔ ٭ تبلیغی دورے اور چلے مردود ہیں ٭ جو لوگ تبلیغی جماعت سے قریب ہوتے ہیں وہ ان کی بدعت و گمراہی میں غرق ہو جاتے ہیں ٭ تبلیغی جماعت والوں کا لٹریچر بھی ... و ضلالت اور شرک کی دعوت پر مشتمل ہے۔ ٭ تبلیغی جماعت کی دعوت شیطانی دعوت ہے۔ ٭ تبلیغی جماعت والے کلمہ کے معنی و مفہوم سے جاہل ہیں۔ انہیں مساجد سے پرے کرو۔ تبلیغی جماعت کے مشائخ و مبلغین مکار و فریبی ہیں۔ وہ شروع شروع میں تو اپنی بدعت و گمراہی کو چھپاتے ہیں اور کتاب و سنت کی دعوت کا اظہار کرتے ہیں اور بعد میں اپنی بدعات و ضلالات پھیلاتے ہیں۔ لہٰذا انہیں مساجد میں نہ آنے دیں۔ ص ۲۸۹

اے تبلیغی جماعت والو! تمہاری یہ سیاحت و سفر لوگوں کے لئے فتنہ ہے۔ جس کے ذریعہ تم قطع رحمی کرتے ہو اور والدین و اہل و عیال کے حقوق ضائع کرتے ہو اور انہیں پورا کرنے سے روکتے ہو۔ اے مسلمانو! ان تبلیغیوں نے کئی بچوں، بچیوں کو اپنے ماں باپ سے جدا کر دیا۔ اور شوہروں کو ان کی بیویوں اور اولاد سے جدا کر دیا ہے۔ ص ۲۲

مولانا مختار احمد ندوی کے تاثرات

۱۹۹۰ء میں ... مولانا مختار احمد ندوی (امیر جمعیت اہلحدیث) نے تبلیغی جماعت کے متعلق تاثرات بیان کئے ہیں۔

"تبلیغی جماعت کی مرکزی کتاب 'تبلیغی نصاب' ہے جو منکر و موضوع احادیث سے بھرپور ہے۔ اس جماعت کے مبلغین عام طور پر دین کی بصیرت سے محروم اور کتاب و سنت کی فہم و بصیرت اور فراستِ معرفت سے کورے ہوتے ہیں۔"

(... جمعیت اہل حدیث ...)

منجانب: عبد الرحیم خان، حدیث پبلیکیشنز، حیدر آباد (اے پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبلیغی جماعت کی دعوت شیطانی دعوت ہے

تبلیغی جماعت والوں کو مسجد میں نہ آنے دیں ۔۔۔(مفتی حمود بن عبداللہ سعودیہ عربیہ)
تبلیغی نصاب منکر و موضوع احادیث سے بھرپور ہے (مولانا مختار احمد ندوی امیر جمعیت اہل حدیث ہند)

پیارے فرزندان اسلام:۔

دین کے خادموں کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ ان خامیوں کی اصلاح کریں جو دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے افراد میں موجود ہوں۔ لہٰذا ضروری ہوتا ہے کہ ہم تبلیغی جماعت کا جائزہ لیں جس کا دائرہ کار ہندوپاک سے نکل کر یورپ و امریکہ اور عرب ممالک میں پھیل گیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے مولانا مودودی کی صحابہ دشمنی پر مشتمل کتاب ''خلافت وملوکیت'' کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں پر سعودی عرب میں پابندی عائد کردی تھی اور ابھی حال ہی میں سعودی عرب کے نامور عالم و مفتی حمود بن عبداللہ صاحب نے اپنی ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل تازہ ترین عربی تالیف ''**القول البليغ فى التحرير من جماعة التبليغ**'' میں تبلیغی جماعت کے قائدین مولوی محمد الیاس مولوی محمد ذکریا اور مولوی انعام الحق صاحبان کا زبردست رد فرمایا۔ نیز تبلیغی جماعت کے باطلہ عقائد اور اس کے گمراہی و بے دینی کو بے نقاب کرکے مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ذیل میں کتاب کی چند جھلکیاں اور ہندوستان کے معروف و مقبول عالم مولانا مختار احمد ندوی کے تاثرات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

تبلیغی جماعت کی دیانت جہالت پر مبنی ہے اور ان کا خرافات حکایات جہل و جہلا کی محبت اور علم و علماء کی عداوت پر ایمان ہے۔ تبلیغی جماعت کے مشائخ خیانت کے مرتکب ہیں۔ محمد ذکریا کی کم عقلی وان کا رد۔ تبلیغی جماعت کے عقائد فاسدہ کا ذکر۔ تبلیغی جماعت والے شرک و بدعات و خرافات کو اہمیت دیتے ہیں اور توحید و کتاب و سنت سے دور ہیں۔ تبلیغی جماعت کی توحید مشرکین سے بڑھ کر نہیں۔ یہ لوگ توحید الوہیت و عبادت میں فقیر و معدوم و مفلس ہیں۔ بلکہ مشرک ہیں۔ تبلیغی جماعت والوں کا کسب وکمال خبیث ہے اور شرک و بدعت و عقائد فاسدہ میں ملوث تبلیغی جماعت کے مشائخ بھی خبیث ہیں۔ صفحہ ۴۷۔ تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب صحیح غلط۔ ضعیف۔ جھوٹ اور موضوع و اراغیر اسخریوں پر مشتمل ہے اور ناقابل اعتبار ہے۔ تبلیغی دورے اور چلے مردود ہیں۔ جو لوگ تبلیغی جماعت سے قریب ہوتے ہیں وہ ان کی بدعت و گمراہی میں غرق ہو جاتے ہیں۔ تبلیغی جماعت والوں کا لٹریچر بھی بدعت و ضلالت اور شرک کی دعوت پر مشتمل ہے۔ تبلیغی جماعت کی دعوت شیطانی دعوت ہے۔ تبلیغی جماعت والے کلمہ کے معنی و مفہوم سے جاہل ہیں۔ انہیں مساجد سے روکو تبلیغی جماعت کے مشائخ و مبلغین مکار و فریبی ہیں۔ وہ شروع شروع میں تو اپنی بدعت و گمراہی کو چھپاتے ہیں اور کتاب و سنت کی دعوت کا اظہار کرتے ہیں اور بعد میں اپنی بدعت و ضلالت پھیلاتے ہیں۔ لہٰذا انہیں مساجد میں نہ آنے دیں۔ صفحہ ۲۸۸۔

اے تبلیغی جماعت والو! تمہاری یہ سیاحت و سفر لوگوں کیلئے فتنہ ہے۔ جس کے ذریعہ تم قطع رحمی کرتے ہو اور والدین و اہل و عیال کے حقوق ضائع کرتے اور انہیں پورا کرنے سے روکتے ہو۔ اے مسلمانو! ان تبلیغیوں نے کئی بچوں بچیوں کو اپنے ماں باپ سے جدا کردیا اور شوہروں کو ان کی بیویوں اور اولاد سے جدا کردیا ہے۔ صفحہ ۲۲۲۔

مولانا مختار احمد ندوی کے تاثرات:۔ ۴؍جون ۱۹۹۴ء میں منعقدہ کل ہند علمائے اہلحدیث کانفرنس دہلی کے خطبہ صدارت میں مولانا مختار احمد ندوی (امیر جمعیت اہلحدیث) نے تبلیغی جماعت کے متعلق تاثرات بیان کئے ہیں۔ ''تبلیغی جماعت کی مرکزی کتاب تبلیغی نصاب ہے جو منکر و موضوع احادیث سے بھرپور ہے۔ اس جماعت کے مبلغین عام طور پر دین کی بصیرت سے محروم اور کتاب و سنت کی فہم و بصیرت اور فراستِ معرفت سے کورے ہوتے ہیں''۔

مفت ملنے کا پتہ:۔ عبدالرحیم خان حدیث پبلیکیشنز حیدر آباد (اے پی)

حضور پُرنور کے درس القرآن کی آڈیو کیسٹس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درس القرآن کی آڈیو کیسٹس دفتر وقف نو بھارت میں قیمتاً دستیاب ہیں۔ واقفین نو بچے بچیوں کے استفادہ کیلئے والدین ان کیسٹس کا اپنے گھر میں سنانے کا اہتمام کریں۔ مذکورہ کیسٹس فی کیسٹ -/۲۰ روپیہ دفتر وقف نو قادیان بھارت سے حاصل کرسکتے ہیں۔ (نیشنل سکریٹری وقف نو بھارت)

دُعائے مغفرت

میری پیاری والدہ محترمہ نفیس بانو صاحبہ اہلیہ حکمت اللہ صاحب درویش قادیان ۱۴؍اپریل ۱۹۹۹ء بروز بدھ ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ محترمہ ۱۹۵۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر قادیان کی آبادی کیلئے اپنے خاوند کے ہمراہ میرانپور کٹرہ ضلع شاہجہانپور (یو-پی) سے آئی تھیں۔ پھر اپنی ساری زندگی قادیان ہی میں رہ کر گذار دی۔ میری والدہ روزہ نماز کی پابند تہجد گذار اور نہایت درجہ دُعا گو تھیں اس کے علاوہ بہت سخی اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۹۹-۴-۱۵ کو نماز جنازہ پڑھائی۔ محترمہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے۔ (مبارک احمد ابن حکمت اللہ صاحب درویش قادیان)

۱-افسوس! خاکسار کی خوشدامنہ مورخہ ۲۹/۲۸؍اپریل کی درمیانی شب اچانک ہارٹ فیل ہونے سے وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش مرحوم قادیان کے ساتھ شادی ہو کر امروہہ سے قادیان آئیں مرحومہ نیک طبیعت صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں دور درویشی کا طویل عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گذارا مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں ہیں سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں اگلے روز بعد نماز عصر مرحومہ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

۲-2 مئی کو میرے بڑے چچا مکرم محمد صدیق صاحب کراچی پاکستان میں بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے مرحوم نے اپنے بڑے بھائی مکرم مولوی ضمیر احمد صاحب امروہی کے ساتھ احمدیت قبول کی اور تادم آخر اخلاص کے ساتھ اس پر قائم رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نیک طبیعت بزرگ تھے۔ معاندین احمدیت کی طرف سے قبول احمدیت کے بعد عین جوانی کی عمر میں آپ کو زہر دیا گیا لیکن معجزانہ طور پر بچ گئے اور لمبی عمر پاکر طبعی وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ (مظفر احمد امروہی قادیان)

افسوس کہ مکرم تاج دین صاحب آف دڑے والی (ضلع گورداسپور) ۹۹-۵-۷ کی رات المناک طور پر ایک حادثہ میں وفات پاگئے مرحوم شام کو اپنی پالتو گھوڑی کو گھر لانے کیلئے گئے گھوڑی کھولی اچانک وہ بدک گئی اور آپ گر گئے اور اس کے ساتھ گھسٹتے چلے گئے۔ زخم زیادہ ہو چکے تھے ہسپتال لے جایا گیا لیکن تقدیر غالب آگئی اور آپ مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت نیک سادہ طبیعت اور ہنس مکھ انسان تھے دڑے والی میں اولین بیعت کرنے والوں میں سے تھے اور مرکز قادیان سے برابر رابطہ رکھتے اور نمائندگان مرکز کے ساتھ خوشدلی سے پیش آتے۔ دڑے والی میں تعمیر مسجد کیلئے آپ نے بہت محنت کی اور حصہ لیا آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں ایک بیٹی اور ایک بیٹا غیر شادی شدہ ہیں بڑا بیٹا مکرم عبدالحق صاحب معلم سلسلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اگلے روز آپ کی تدفین دڑے والی کے ہی قبرستان میں ہوئی۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

نتیجہ انعامی مقالہ

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے درسی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کیلئے ''مقام والدین'' پر مقالہ لکھنے کی تحریک کی گئی تھی۔ مندرجہ ذیل تفصیل سے تین طلباء اوّل-دوم-سوم قرار پائے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے علم میں مزید وسعت عطا فرمائے۔ آمین

میر عبدالحفیظ متعلم مدرسہ احمد قادیان	اوّل	-/۱۵۰۰ روپے
فضل حق خاں متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	دوم	-/۱۰۰۰ روپے
شیخ مجاہد احمد عابد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	سوم	-/۵۰۰ روپے

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان دُعا

میرے لڑکے میر محمود علی کو نئی ملازمت ملی ہے۔ ملازمت بابرکت ہونے تمام بچوں کی صحت وسلامتی والی درازیٔ عمر پانے اور دین دار بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(حشمت سلطانہ سونگھڑہ)

دُعا کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 3rd June, 1999 Issue No: 22

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 1999ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔

۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ پاس ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔

۶۔ حفظ کلاس کے لئے عمر 10-12 سال سے زائد نہ ہو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔

۸۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز 15 جولائی 99 تک ارسال کر دیں۔

☆۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائیزہ دی جائے گی۔

☆۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے۔ رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا۔ **اردو :**...... ایک مضمون اور درخواست۔

انگلش :...... مضمون درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو۔ گرامر۔

انٹرویو:۔ اسلامیات۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ تلاوت قرآن کریم۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

مذہبی تحقیقی اور علمی مضامین سے بھرپور انگریزی ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز

مذہبی تحقیقی اور علمی مضامین سے بھرپر انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز ہر ماہ شاندار get up کے ساتھ لندن سے شائع ہوتا ہے خود بھی پڑھیں اور لائبریریوں، کالجوں اور دیگر علمی ادارہ جات کے نام جاری کروائیں۔ سالانہ چندہ ایک صد روپے (Rs.100/-) درج ذیل پتہ جات پر خط و کتابت کریں۔

Nazarat Nashro Ishaat
Sadr Anjuman Ahmadiyya
Qadian - 143516
Dt. Gurdaspur Punjab (INDIA)
Tel : 01872 - 20749
Fax: 01872 - 20105

Review of Religions
The London Mosque
16, Gressn Hall Road
SW 18 5QL
London (U.K)
Tel : 0044181708517
Fax : 00441818701095

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

ایک ضروری وضاحت

ایک دوست نے ناظر بیت المال آمد کو یہ مشورہ دیا تھا کہ جو احباب باشرح چندہ نہیں دیتے اُن سے چندہ وصول ہی نہ کیا جائے۔ اس بارہ میں حضور انور کا جو ارشاد موصول ہوا ہے۔ وہ امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان و مبلغین کرام کی اطلاع کیلئے درج ہے۔

حضور زیر چٹھی V.M.A. 2314 / 15-2-99 تحریر فرماتے ہیں:

"جو بے شرح ہیں یا نادہندہ ہیں اُنہیں میری ہدایت جو ساری دنیا میں اس وقت رائج ہے اس کے تابع کریں۔ جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ باشرح ادا نہیں کر سکتے وہ مجھ سے اجازت لے لیں مگر ایسی صورت میں وہ جماعت کے عہدہ دار نہیں بن سکتے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اُن سے چندہ لیا ہی نہ جائے"

(ناظر بیت المال آمد)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۸/۲۹/ اور ۳۰/ تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تفصیلی پروگرام بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوایا گیا ہے رسالہ مشکوٰۃ کے اگلے شمارہ میں بھی شائع کیا جائے گا۔ (اگر پارلیمنٹری الیکشن کی وجہ سے تاریخوں میں تبدیلی کرنی پڑی تو مجالس کو مطلع کر دیا جائے گا) تمام مجالس ابھی سے اس کی تیاری شروع کریں۔

اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خدام متوجہ ہوں

جملہ قائدین و ناظمین تبلیغ و اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیطرف سے مقررہ بیعتوں کے ٹارگیٹ کی معیاد ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ اور اس ٹارگیٹ کا بیشتر حصہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام اراکین مجالس اس ٹارگیٹ کو بطور چیلنج قبول کر کے دن رات اس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں دعاؤں کے ساتھ لگے رہیں۔ اور اس کوشش میں درج ذیل امور کیطرف خاص توجہ دینے کی درخواست ہے۔

۱۔ ہفتہ میں ایک بار وفود کی صورت میں گھر گھر جا کر تبلیغ کی جائے اس میں کوئی بھی خادم مستثنیٰ نہ رہے۔

۲۔ زیر تبلیغ احباب کیلئے مجالس سوال و جواب کا انعقاد کیا جائے اور اس میں علماء سلسلہ کو بلایا جائے۔

۳۔ M.T.A کے پروگرام خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ مجلس عرفان میں خود خدام شامل ہوں۔ نیز زیر تبلیغ احباب کو مدعو کیا جائے۔

۴۔ خطوط کے ذریعہ تبلیغ کی جائے۔

۵۔ ہفتہ میں ایک بار خدام کی تبلیغی کلاس کا اجرا کیا جائے۔ جس میں جماعتی مسائل اور اعتراضات کے جوابات سمجھائے جائیں۔

۶۔ نیز کم اِز کم مہینہ میں ایک بار بک سٹال کا اہتمام کیا جائے۔ مذکورہ بالا پروگراموں پر عمل پیرا ہوں نیز اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال کی جائے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ بھارت)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

☎ دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ